SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, August 26, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty seven minutes past five in the evening with Mr. Acting Chairman (Mir Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مومنين O ان يمسكم قرح فقد مس القوم قرح مثله و تلك الايام ندا و لها بين الناس و ليعلم الله الذين امنوا و يتخذ منكم شهدآء و الله لايحب الظلمين O و ليمحص الله الذين امنوا و يمحق الكفرين O ا م حسبتم ان تد خلوا الجنة و لما يعلم الله الذين جهد وا منكم و يعلم الصبرين O

ترجمہ۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اور (دیکھو) بیدل نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہوگے ۔ اگر تمہیں زخم (شکست) لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں (کہ ہم) ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں ۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, August 26, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty seven minutes past five in the evening with Mr. Acting Chairman (Mir Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و لا تھنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین O ان یمسکم
قرح فقد مس القوم قرح مثلہ و تلک الایام ندا و لھا بین الناس و
لیعلم اللہ الذین امنوا و یتخذ منکم شھدآء و اللہ لایحب الظلمین O
و لیمحص اللہ الذین امنوا و یمحق الکفرین O ام حسبتم ان تد
خلوا الجنۃ و لما یعلم اللہ الذین جھدوا منکم و یعلم الصبرین O

ترجمہ۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اور (دیکھو)
بیدل نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی
غالب رہوگے ۔ اگر تمہیں زخم (شکست) لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا
زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں (کہ ہم) ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں ۔

اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ اللہ ایمان والوں کو متمیز کر دے اور تم میں سے گواہ بنائے اور اللہ بے انصافوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور یہ بھی مقصود تھا کہ اللہ ایمان والوں کو خالص (مومن) بنا دے اور کافروں کو نابود کر دے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) بہشت میں جا داخل ہو گے (حالانکہ) ابھی اللہ نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور (یہ بھی مقصود ہے کہ) وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے۔

(سورۃ آل عمران آیات ۱۳۹ تا ۱۴۲)

سینیٹر میر اسرار اللہ زہری: جناب والا! Point of order.

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان: جناب والا! Point of order.

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! Point of order.

Point of Order : Political victimization

Mr. Acting Chairman: We will go for points of order after the Questions Hour.

سینیٹر کامل علی آغا (قائد حزب اختلاف): جناب والا! میرا point of order بڑا ضروری ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: میرے خیال میں Leader of the Opposition has taken the floor. آپ انہیں ذرا موقع دیں۔ جناب کامل علی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! ایک بڑا تشویش ناک واقعہ آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ پنجاب پولیس نے political victimization کی انتہا کر دی ہے۔ ہماری بہن سینیٹر پری گل آغا صاحبہ کے ایک عزیز، ان کے بھانجے کے متعلق تھانہ صدر بیرونی، راولپنڈی میں ایک FIR کچھ دنوں سے درج تھی۔ ان کی طرف سے جناب سیشن جج صاحب کے پاس ایک درخواست دائر کی گئی تھی اور پولیس افسران سے بھی بار بار التماس کیا جا رہا تھا کہ اس کیس میں

ہمارا version بھی record کیا جائے اور cross case register کیا جائے۔ اس کیس میں نامزد ملزمان نے اپنی bail بھی کروا رکھی تھی۔ انہوں نے سیشن جج صاحب کے پاس cross version کے لیے ایک درخواست دائر کی ہوئی تھی جس میں سیشن جج صاحب نے پولیس کو ہدایت کی کہ آپ ان درخواست کنندگان کو اپنے ساتھ تھانے میں لے جائیں اور ان کا version record کریں، جس سے وہ پہلے انکاری تھے اور ان کا version record کرنے میں پس و پیش کر رہے تھے، لیکن باوجود سیشن جج صاحب کی ہدایت کے صفدر علی کو تھانے لے جا کر گرفتار کر لیا گیا اور حوالات میں بند کر دیا گیا۔ اس پر تشدد کیا گیا۔ اس نے بار ہا SHO کو کہا، صفدر علی، سب انسپکٹر تفتیشی کو کہا کہ جناب! میرے پاس bail order ہے اور یہ میری جیب میں موجود ہے، آپ یہ دیکھیں۔ آپ عدالت کے حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اس نے بڑے واضح الفاظ میں یہ کہا۔۔۔۔ اور اس کی reporting بھی اخبارات میں موجود ہے، یہ میں محترم قائد ایوان کو پیش کر دوں گا، یہ سارے مصدقہ documents ہیں۔ جناب انہیں گرفتار کر لیا گیا اور اس کے بعد حبس بے جا کی درخواست دی گئی۔ پہلے تو یہ انکاری ہوئے اور پولیس نے کہا کہ ہمارے پاس یہ ملزم نہیں ہے اور petitioner کو یہ کہا گیا کہ ہم اس قسم کے عدالتی آرڈر کو نہیں مانتے ۔ جناب والا! آپ نے اس قسم کی ڈھٹائی پاکستان کی تاریخ میں کم ہی دیکھی ہوگی۔ آپ غور کریں کہ اس petitioner کو سیشن جج نے bailiff بھیج کر recover کروایا۔ میں اس کی report بھی پیش کر دوں گا۔ اور جس طریقے سے bailiff کے ساتھ رویہ رکھا گیا، یہ تمام مصدقہ ریکارڈ جناب قائد ایوان صاحب کو پیش کرتا ہوں۔ لیکن جناب چیئرمین ! اگر قانون کی اس طریقے سے دھجیاں اڑائی گئیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو پہلے ہی سے حالات نظر آ رہے ہیں، یہ زیادہ دیر کام چلتا ہوا نظر نہیں آ رہا ہے۔ عوام میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے۔ لاقانونیت ہے۔ اب تو پولیس نے عدالتوں کے احکام ماننے چھوڑ دیے ہیں۔ جناب والا! کون نہیں جانتا کہ راجہ بشارت صاحب ایک سیاسی شخصیت ہیں جو کہ ہماری محترمہ سینیٹر صاحبہ کے husband ہیں۔ ان کے nephew کو بند کیا گیا اور جس گن مین کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا، وہ سینیٹر صاحبہ کا اپنا گن مین ہے اور ان کے ساتھ گاڑی میں ہر وقت ساتھ ہوتا ہے، اسے پکڑ کر اس طریقے سے ظلم اور زیادتی کی گئی ہے اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس کیس کو Standing Committee on Interior

Ministry کے سپرد کیا جائے اور اس بات کا پتا چلایا جائے کہ کس کی ایماء پر یہ سب کچھ ہوا۔ عدالتی حکم ماننے سے بھی ایک پولیس افسر نے انکار کیا اور یہ میں بڑے واضح الفاظ میں کہوں گا کہ کوئی پولیس آفیسر اتنی جرأت نہیں کر سکتا۔ یہ ایک high handedness ہے اور کسی کے کہنے پر یہ کیا گیا۔ متعلقہ افسر نے بڑے واضح الفاظ میں اشارہ دیا ہے کہ ہمیں ہدایت ہے کہ ہم نے اسے گرفتار کرنا ہے اور ہم نے اس کے خلاف کارروائی کرنی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کمیٹی میں CCPO کو طلب کیا جائے اور SSP کو بھی طلب کیا جائے۔ ان کی سرزنش کی جائے کہ ایسا کیوں ہوا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: صحیح ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا: میں سمجھتا ہوں کہ یہ استحقاق بھی ہے جو کہ ایک سینیٹر کا مجروح ہوا ہے۔اس پر بھی کارروائی ہونی چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد ایوان): جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس واقعے پر نہایت افسوس ہے کیونکہ نہ صرف یہ واقعہ ایک سینیٹر کے ساتھ ہوا ہے بلکہ پری گل آغا صاحبہ کے ساتھ ہوا ہے جو کہ ہماری بڑی بہن کا رتبہ رکھتی ہیں۔ مجھے اس واقعے کے بارے میں نہایت دکھ ہے اور افسوس بھی ہے۔ میں معزز قائد حزب اختلاف سے request کروں گا کہ ان کے پاس جو کاغذات ہیں، اگر یہ مجھے دے دیں تو میں صوبائی حکومت سے رابطہ کرتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ آج، ورنہ کل صبح تک اس کے بارے میں جو تفصیلی صورت حال ہے، وہ میں آپ کے سامنے رکھ سکوں۔

جناب والا! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اگر آپ اس matter کو Standing Committee on Interior کے سپرد کر دیں تو Government has no objection whatsoever.

کل بھی، جب بلوچستان اور ایف سی کا مسئلہ اٹھا تھا، اس وقت بھی میں نے بڑے واضح الفاظ میں کہا تھا اور آج پھر میں یہ بات repeat کرنا چاہتا ہوں اور Interior Advisor بھی یہاں پر

موجود ہیں اور یقیناً وہ بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ کوئی بھی شخص یا کوئی بھی ادارہ، چاہے وہ پولیس کا ہو، Federal ہو، یا صوبائی ہو، یا ایف سی ہو، یا کوئی بھی ہو، کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے اور اگر انہوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے تو یقیناً ان کو اس کے consequences bear کرنے پڑیں گے

and particularly Sir, if a court order has been flouted, we will not stand for a court order to be flouted in such a manner and in such a style. I would like to assure you that this is not the policy of this government and we will ensure that the writ of the law, the writ of the land and the writ of the judiciary is enforced in full.

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ ایک طریقہ اختیار کرتے ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: اٹارنی جنرل صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں۔ ہم باقاعدہ مبارکباد پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے سینیٹر بھائی ہیں۔ ہمیں اعزاز ملا ہے، ہماری سینیٹ کو اعزاز ملا ہے کہ وہ اٹارنی جنرل بنے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ان کی موجودگی میں اور ان کے اٹارنی جنرل ہوتے ہوئے اس قسم کے واقعات نہیں ہوں گے، ہم تو یہ امید کر رہے تھے کہ ان کے اٹارنی جنرل بننے کے فوری بعد ججز کی بحالی کی announcement ہو گی اور انشاء اللہ امید کرتے ہیں، چونکہ وہ آئین اور قانون کے طالب علم نہیں بلکہ استاد ہیں، ان کا جو آئینی طرز عمل رہا ہے، اس سے ہمیں امید واثق ہے کہ تین نومبر والی judiciary فی الفور بحال ہو گی۔ ہم انہیں مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ میں ان سے request کرتا ہوں کہ وہ بھی اس انتہائی اقدام کا نوٹس لیں اور وہ اس کمیٹی کے ساتھ تعاون کریں اور یہ جو high-handedness ہوئی ہے، اس کے ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: رضا صاحب has taken the floor of the house پہلے اٹارنی جنرل کو کل مبارک باد نہیں دے سکے تھے کیونکہ کل فاٹا اور بلوچستان کا مسئلہ ہو گیا تھا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، جی آپ ہی نے کہا تھا ۔ اس وقت آپ نے عینکیں پہنی ہوئی تھیں، میں نظر نہیں آیا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، ایک منٹ ٹھہریں ۔ رضا ربانی صاحب ۔ جب Leader of the House نے floor لیا ہو تو ہم سب ان کی عزت کرتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، Leader of the House بات کر لیں پھر یاسمین بی بی کے حوالے سارا ہاؤس ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب! چونکہ کل یہ موقع فراہم نہیں ہو سکا، میں بھی یقیناً کھوسہ صاحب کو پوری ہاؤس کی جانب سے مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا تقرر as Attorney General of Pakistan ہوا ہے ۔ Although I am not envious of him for the reason that the shoes that he is filling right now have been left by a very non-illustrious person، لیکن بہرحال I am sure that he will set new traditions and those traditions will not only do him proud but this House also since he is a Member of this House چونکہ یہاں پر یہ تذکرہ ہوا تھا، اس لیے میں یہاں پر اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی کہتا چلوں کہ انشاء اللہ بہت جلد بغیر کسی minus یا plus کے دو نومبر کی judiciary بحال ہو گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، انشاء اللہ ۔ Points of order, questions hour کے بعد ۔ مجھے کچھ کہنے دیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، کھوسہ صاحب پر کچھ بات کرنے کے لیے Chair کو تو اجازت دیں۔ Chair یا یاسمین، ایک فیصلہ آپ کو کرنا پڑے گا۔ مجھے کچھ کہنے دیں میڈم! میر

اسرار please صبر سے۔ بیٹھیں تو سہی۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، مجھے تو بولنے دیں۔ جی نواب اکبر خان بگٹی کی برسی کے دن ہیں۔

سینیٹر میر اسرار اللہ زہری، بلوچستان میں سینکڑوں بلوچوں کو آج کے دن شہید کیا گیا۔ ان کے لیے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، اس بات پر آ رہے ہیں۔ چلیں پہلے دعا کرلیں پھر میں remarks دے دوں گا۔ صاحبزادہ خالد جان صاحب! جو شہید ہو گئے ہیں، خون ناحق جہاں بھی ہے، اس کے لیے دعائے مغفرت کریں اور جو خون ناحق کرنے والا ہے وہ اللہ کو جواب دے۔

(اس موقع پر سینیٹر صاحبزادہ خالد جان صاحب نے دعائے مغفرت پڑھی)

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، میں questions پر آ رہا ہوں۔ اپنے اٹارنی جنرل کو تو کچھ کہنے دیں۔ میں نے اٹارنی جنرل کے بارے میں کچھ remarks دینے تھے۔ کھوسہ صاحب! مجھے بہت خوشی ہوئی۔ کھوسہ صاحب میرے واقف، دوست اسی ہاؤس میں بنے۔ پہلے تو نام جانتے تھے۔ خوشی اس بات کی ہے کہ یہ کندن بن کر نکلے ہیں۔ کسی پولیس، کسی سرکار نے ڈنڈے مارے، ان کا سر پھاڑا۔ ان کو جیلوں میں رکھا اور privilege motions بھی آئے۔ جس کی وجہ سے پولیس افسروں کے خلاف ایکشن بھی ہوا تو اس بات کا ان کو سب سے زیادہ احساس ہے اور انشاء اللہ اس روایت کو برقرار رکھیں گے۔ جو خود اس سے کندن بن کر، نکل کر آیا ہو، اس کو ضرور سب کا احساس ہوتا ہے۔ ہر غریب، امیر کا، وارث کا، لاوارث کا۔ مہربانی۔ جی میڈم یاسمین شاہ۔ جی کھوسہ صاحب! اپنے بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جناب چیئرمین صاحب! میں اپنے بارے میں نہیں، میں اس ہاؤس کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اتنا high profile آئینی عہدہ اللہ

تعالیٰ کی طرف مجھے سونپا گیا ہے' میں انشاء اللہ اسے dignity اور grace کے ساتھ نبھاؤں گا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ : میں Leader of the House اور Leader of the Opposition دونوں کا مشکور ہوں۔ جس طرح سے انہوں نے کہا ہے۔ میرے پانچ سال کی کارروائی اور conduct آپ کے سامنے ہے ۔ جس طریقے سے میں نے اپنے آپ کو conduct کیا ' آپ سب اس کے گواہ اور شاہد ہیں ۔ انشاء اللہ آپ کو مایوسی نہیں ہو گی۔ یہ ایک ایسا عہدہ ہے جناب والا! جو نہ صرف کابینہ کا رکن ہوتا ہے' ایگزیکٹو کا ممبر ہے' پارلیمان میں دونوں Houses میں میری کرسی وزیر اعظم اور Leader of the House کے پیچھے لگی ہوتی ہے۔ اس کا میں حصہ ہوں اور ایوان بالا کا میں رکن ہوں۔ یہاں پانچ سال سے عوام کی خدمت کر رہا ہوں ' بلکہ as a Principal Law Officer of all Courts of Pakistan میں judiciary کا حصہ ہوں۔ میری رگ رگ میں انصاف اور انصاف کی چاہت اور انصاف کی جستجو اور تجسس ہے اور غریب عوام کے مسائل کی طرف میں گامزن رہا ہوں اور میری اولاد بھی اس راہ میں ہے اور اس پیشے میں میری چوتھی دہائی اور میری ساری زندگی ہے' میرے خون میں یہ رچ بس چکی ہے۔ اس لیے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں انشاء اللہ As a bridge between all the three pillars of the State چاہوں گا کہ ان میں ہم آہنگی رہے ۔ کیونکہ اگر پاکستان میں اداروں کے آپس میں تصادم سے بچ کر ہم آہنگی پیدا ہو گی تو good governance آئے گی۔ پاکستان ترقی کرے گا ۔ انشاء اللہ اس ملک میں عوام کی نہ صرف حاکمیت ہو گی بلکہ آئین کی حکمرانی اور rule of law کی طرف بڑھیں گے ' جس کی شدت سے ضرورت ہے ۔ جہاں تک میری بہن پری گل آغا کا تعلق ہے' ان کے ساتھ میری ذاتی بہت زیادہ عقیدت ہے اور آج سے نہیں' بہت مدت سے ہے۔ ان کا کل cross version پر پرچہ ' میں ابھی جا کر order/ direction دوں گا' جو بھی Inspector General ہے یا جو بھی متعلقہ ہے' کل انشاء اللہ ان کا پرچہ درج ہو گا اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ باقی بھی جو معاملات

ہیں، وہ Interior, Privileges Committee یقیناً کرے گی، لیکن جو میری دسترس میں ہے، وہ انشاء اللہ شاید میں کمیٹی سے پہلے کر دوں گا۔ باقی ہاؤس ان کے خلاف جو کارروائی کرے، میں اپنی بہن کے شانہ بشانہ ہوں بلکہ میں ایوان کے تمام ممبران کو واضح طور پر کہتا ہوں کہ Attorney General of Pakistan کا دفتر میری تمام بہنوں، وہ اِدھر کی ہوں یا اُدھر کی ہوں، ان کا دفتر ہو گا اور ان کا جو بھی مسئلہ ہوا، میں ان کے لیے ہر وقت حاضر ہوں گا۔ نہ صرف میں اس ایوان اور ایوان زیریں بلکہ پاکستان کے عوام کی خاطر جس طرح آپ نے کہا میرا کیریئر، میری تمام زندگی اسی پر محیط ہے، میں ان تمام پولیس والوں کو جانتا ہوں۔ ذاتی طور پر بھی میرا ان پر حق ہے۔ میں انشاء اللہ ہر ایک کے لیے، ہر وقت حاضر رہوں گا۔ میں اپنی بہن کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کا جو گن مین یا ان کا جو relative ہے، اس کی مخلصی اور cross version انشاء اللہ کل کرا دوں گا۔ باقی اس ایوان کا جو حکم ہو گا، اس پر بھی انشاء اللہ عملدرآمد ہو گا۔ میں آپ کا تہہ دل سے بارِ دگر بھی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے یہ اعزاز دیا ہے کہ شاید پہلی دفعہ اٹارنی جنرل اس House اور ایوان زیریں میں گیا ہو، لیکن میں چونکہ اس ایوان کا حصہ ہوں، آپ نے مجھے اعزاز دیا ہے، میں بہت مشکور ہوں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Acting Chairman: Thank you, very much.

جی طلحہ صاحب، ایک منٹ طلحہ صاحب کو بات کرنے دیں، میڈم میں آپ کو باری دے رہا ہوں۔ جی طلحہ صاحب، آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان: یہ جو question کی book ہے، اس کے جو اضافے ہیں وہ میری والی میں نہیں ہیں اور ٹائم کے حوالے سے جو date دی ہے---

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ دوبارہ لے آئیں گے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان: نہیں یہ تو غلط ہے، تین سوال ہیں، میرے بڑے important سوال ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہاں وہ کرتے ہیں، میں آپ کو بتاتا ہوں۔ ابھی مجھے

اجازت دیں، میڈم یاسمین شاہ کچھ کہنا چاہتی ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں آپ کا special آئے گا۔ وہ بہت ضروری چیز ہے، سب لا رہے ہیں۔ Question Hour کے بعد آپ سب کے points of order لیں گے۔ بلیدی صاحب، آپ کا point of order آئے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: Rule ہے تو، وہاں پر بھی ہونا چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، نہیں کر رہا ہوں۔ خواتین کو تھوڑی سی گنجائش دے دیا کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: یہ تو سارے point of order پر -----

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں یہ مسئلہ take up ہو چکا ہے۔ میڈم، آپ بھی اسی سلسلے میں بات کرنا چاہتی ہیں؟

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب! اسی سلسلے میں۔ آپ مجھے floor دیں گے تو، میں بات کروں گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں کر رہا ہوں، ایک منٹ۔ میڈم، House کے کان آپ کی طرف ہیں، گیلری کی نظریں آپ پر ہیں اور Chair کی scrutiny آپ پر ہے۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: بڑی مہربانی جناب! House کے کان میری طرف ہیں، مجھے پتا ہے آپ بھی مجھے دیکھ رہے ہیں۔ جناب! بڑی مہربانی۔ میں بھی میڈم پری گل صاحبہ کی

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا: یہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: میڈم بات کریں، آپ نے سارے House کو مائل کیا ہوا ہے۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب! بڑی مہربانی۔ پری گل آغا صاحبہ کے ساتھ آج جو

واقعہ پیش آیا ہے، میں اس کی پر زور مذمت کرتی ہوں۔ جناب! یہ صرف پنجاب کی بات نہیں ہے، سندھ میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے اور باقی صوبوں میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ میرے کھڑے ہونے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ایک تو میں اپنی بہن پری گل آغا کی support میں کھڑی ہوئی ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ چاروں صوبوں میں یہ جو سیاسی انتقامی کارروائیاں ہو رہی ہیں، ان کو بند کیا جائے اور کھوسہ صاحب نے ابھی جو floor پر کہا ہے کہ میرا تعاون سب کے ساتھ ہے تو میں ان سے یہ گزارش کروں گی کہ سندھ کے کافی لوگ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں، ان پر جو جھوٹے مقدمات ہیں، وہ ختم کروائیں۔ ان کو اپنے ملک پاکستان میں آنے کی اجازت دیں اور دوسری بات یہ ہے ارباب صاحب باہر ہیں جناب۔ الطاف انہڑ صاحب جیل میں ہیں، ان کے خلاف بھی جھوٹے مقدمات ہیں، وہ ختم کیے جائیں۔ اس طرح یہ سلسلہ نہیں چلے گا جناب۔

(اس موقع پر ایوان میں واپس لاؤ، واپس لاؤ کے نعرے سنائی دیئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: خیر تو ہے، آپ لوگ تو اس طرح لگ رہے ہیں جیسے ٹیلی نار کا اشتہار آ رہا ہے۔ اچھا بات سنیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: میں آپ کی بات کی طرف آ رہا ہوں، تربت کا واقعہ میرے notice میں ہے۔ سب سے پہلے یہ جو معاملہ ہوا ہے، کامل علی آغا صاحب نے جو point raise کیا ہے، یہ Interior Committee کو refer کیا جاتا ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: طلحہ صاحب ہمارے کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ اس سلسلے میں CCPO, DPO کو بلا لیں اور تھانیدار بھی بلا لیں کیونکہ CCPO and DPO تو بظاہر لگتا ہے، بہت شریف آدمی ہیں، تھانیدار زورآور ثابت ہوتے ہیں۔ ذرا یہ کرلیں اور اٹارنی جنرل صاحب بیٹھے ہیں، اس قسم کے جو بھی مسائل آ رہے ہیں specially individuals who have left the country, میڈم یاسمین صاحبہ، آپ ذرا لطیف کھوسہ صاحب سے مل لیں، کہ یہ take up کرلیں، راستہ نکل آئے گا۔ I have full faith, democrats power میں آ گئے ہیں، let us

have a normal ماحول۔ اس کے بعد points of order پر آ رہا ہوں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین : Sense of the House لیتے ہیں، رضا ربانی صاحب، پھر questions رہ جائیں گے۔ راجہ صاحب نے اس House میں بھی جانا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: وہاں لوگ مر رہے ہیں، FC والے فائر کر رہے، ایک آدمی گرفتار ہوا ہے، اس مسئلہ کو آپ لیتے ہیں، ہمارا مسئلہ نہیں لیتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: Question Hour لے لیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: رضا صاحب، کامل آغا صاحب، سارے ممبران کہہ رہے ہیں کہ پہلے points of order لے لیں، 07 questions ہیں۔ راجہ پرویز اشرف صاحب، نجم الدین صاحب بھی ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں بھی دو منٹ میں کر لوں گا۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: آپ نے سب کو اجازت دے دی---

جناب قائم مقام چیئرمین: پلیز ممبرز سے ...request

سینیٹر کامل علی آغا: پہلے questions لے لیں، چار، پانچ questions ہیں، اس کے بعد points of order لے لیں، اور کوئی business نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: اسمٰعیل بلیدی صاحب، صرف پانچ questions ہیں، ہم سات بجے تک شروع کر دیں گے۔ آپ کو بولنے دیں گے۔ یہ وہ House ہے، جہاں بولتے رہیں، آدھی رات تک بھی جو کہیں، حاضر ہیں، آپ کی خدمت میں بیٹھے ہیں۔

Questions and Answers

Mr. Acting Chairman: We take up questions now. Question No. 1. Sahibzada Khalid Jan Sahib.

REPLY

MINISTER FOR WATER & POWER

The requisite information for the year 2007-08 in respect of PEPCO's Thermal Power Stations is as under:

A-PEPCO Thermal

Sr. No.	Name of Province	Energy Generated (MKWH)
Sindh		
1.	TPS Jamshoro	3898.955
2.	GTPS Kotri	810.183
3.	TPS Guddu	8064.66
4.	FBC Lakhra	136.353
	Sub Total	12910.151
PUNJAB		
5.	TPS Muzaffargharh	5917.876
6.	SPS Faisalabad	625.25
7.	GTPS Faisalabad	534.041
8.	NGPS Multan	360.732
9.	GTPS Shahdra	10.042
	Sub Total	7447.941
BALOCHISTAN		
10	TPS Quetta	68.065
	Sub Total	68.065
	TOTAL (A)	20426.161

B-HYDEL Power Station

The province wise breakup of Net Electrical Power delivered to the System from Hydel Power Stations for the year 2007-08 is as follows:-

1. Punjab Power Stations	**Net Electrical Output (Million KWh)**
• Ghazi Barotha	6470.154
• Chashma	980.174
• Small Hydel	124.128
• (Nandipur, Chichoki, Rasul, Shadiwal, Renala)	
Sub Total:	**7574.456**
2. NWFP **Power Stations**	
• Tarbela	14889.394
• Warsak	1026.332
• Small Hydel (Dargai, K/Garhi, Chitral)	166.550
Sub Total:	16082.276
3. AJ&K Power Station	
• Mangla	4568.445
Sub Total:	**4568.445**
4. Sindh/Balochistan	**Nil**
Total (B):	**28225.177**

C-IPPs

Punjab Power Stations	
1. KAPCO	8863
2. KEL	882
3. AES Lalpir	1755
4. AES PakGen	1925
5. SEPCOL	369
6. FKPCL	1167
7. ROUSCH	2764
8. Saba	812
9. Japan Power	505
10. CHASHNUPP	2455
Sub Total:	**21497**
Sindh	
1. HUBCO	7204
2. Liberty Power	1636
Sub Total:	8840
Balochistan	
1. Habibullah Coastal	976
2. Uch Power	4336
3. Tavanir, Iran	199
Sub Total:	**5511**
Total (C):	**35848**

GRAND TOTAL (A)+ (B)+(C): 84499.338

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ راجہ صاحب نے بہت اچھا جواب دیا ہے۔ انشاء اللہ ہم اس سے مطمئن ہیں۔ میں ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ بجلی کی پنجاب، سندھ، بلوچستان اور پختونخواہ کی جو مجموعی پیداوار ہے۔ پختونخواہ اور بلوچستان---

جناب قائم مقام چیئرمین: ہمارے ہاں تو کچھ نہیں ہے، سوائے ایک حب پاور کے۔

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان: پختونخواہ اور بلوچستان سب سے زیادہ بجلی پیدا کرتے ہیں اور استعمال کم کرتے ہیں۔ اس کے باوجود ہمارے ہاں اٹھارہ، اٹھارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے اور ہمیں بجلی بھی مہنگی ملتی ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ ہماری بجلی پانی سے اور بلوچستان کی کوئلے سے پیدا ہوتی ہے، پنجاب اور سندھ کی بجلی ایندھن سے پیدا ہوتی ہے۔ ذرا اس کی وضاحت کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: راجہ صاحب، supplementary question یہ ہے کہ بجلی کی کل capacity کتنی ہے، ہمارے پختونخواہ اور بلوچستان میں زیادہ لوڈ شیڈنگ کیوں ہوتی ہے؟ ہمارے بہت minor bills ہیں۔ انڈسٹری ہے ہی نہیں۔ Industrialist جو چوری کرتا ہے وہ علاقے کا---

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان: ہمارے ہاں بھی چار روپے فی یونٹ قیمت زیادہ ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی راجہ صاحب۔

راجہ پرویز اشرف (وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی): شکریہ جناب چیئرمین۔ میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے سراہا ہے کہ جواب بڑا comprehensive اور مکمل آیا ہے۔ انہوں نے ضمنی سوال پر جو لوڈ شیڈنگ کے بارے میں پوچھا ہے تو میں honourable member سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ

loadshedding, demand and supply کا مسئلہ ہے۔ اس وقت ہمارے پاس national grid میں چار ہزار میگا واٹ کم ہیں۔ اسی لیے ہم سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اگلے

سال کے آخر تک یہ مسئلہ حل کر لیا جائے گا اور ابھی جب ستمبر آئے گا تو معاملات ٹھیک ہو جائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، انشاء اللہ۔

راجہ پرویز اشرف، ہائیڈرو کی پوزیشن بھی ٹھیک ہو رہی ہے۔ فی الحال منگلا ڈیم سے ہمیں پورا پانی نہیں مل رہا کیونکہ اس کے catchment area میں بارش نہیں ہوئی تو یہ وہ تمام وجوہات ہیں جن کی وجہ سے مشکلات ہیں، لیکن انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر قابو پانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ حاجی عدیل صاحب۔ سپلیمنٹری سوال۔ پلیز یہ ذہن میں رہے اگر سپلیمنٹری سوال زیادہ ہوں گے تو بھی questions تو آج انشاء اللہ cover ہو جائیں گے۔ جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب چیئرمین! جیسا کہ صاحبزادہ صاحب نے کہا ہے، ایک تو ہمارے علاقوں میں لوڈ شیڈنگ زیادہ ہے، دوسرا، اس مہینے کے جو bills آئے ہیں، وہ پہلے سے تین گنا زیادہ ہیں۔ میرے گھر کا جو bill آیا ہے، مجھے correct کرانا پڑا، پتا چلا کہ یہ غلط ریڈنگ ہوگئی ہے، غلطی ہوگئی ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ اس مہینے ہمارے تنخواہ میں سب جگہ تین گنا زیادہ bills کیوں آئے ہیں، ایسا کیوں کیا جا رہا ہے؟ میں تو جا کر correct کرا سکتا ہوں، لیکن ایک عام آدمی جا کر bill کیسے صحیح کرائے گا؟

جناب قائم مقام چیئرمین، thank you. جی آپ کا علیحدہ سپلیمنٹری ہے، تو جواب لے لیں؟ میرا خیال ہے علیحدہ ہے۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، ایک سیکنڈ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، Bill کے سلسلے میں میڈم کا سوال ہے۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، جناب! میرا یہ سوال ہے کہ اتنی لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے اور جو صاحبان afford کر سکتے ہیں، جن کے گھروں میں generators لگے ہوئے ہیں اور چار، چار، پانچ، پانچ، چھ، چھ گھنٹے جنریٹر چل رہے ہیں، لیکن اس کے باوجود bills وہی آ رہے ہیں، وہ وہاں

سے ٹس سے مس نہیں ہو رہے' اس کا کیا حل ہے؟ جناب! یہ کیا طریقہ کار ہے' ذرا یہ بتائیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: UPS تو نہیں چلا رہے۔ جی راجہ صاحب۔

راجہ پرویز اشرف: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! جیسے فاضل ممبران نے یہ بات کی کہ اگر بجلی استعمال نہ ہو تو پھر bill نہیں آنا چاہیے۔ وہ جس طرح میرے علم میں یہ بات لائے ہیں کہ تین گنا bill آیا ہے' یہ تو کسی طور پر قابل برداشت نہیں ہے' اس کے خلاف action ہو گا' میں inquiry کروں گا اور فاضل ممبر کو ساری صورت حال کے بارے میں بتاؤں گا۔ میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جس وقت کہتے ہیں کہ loadshedding ہوئی اور اس کے باوجود bill آیا۔ جناب چیئرمین! ہم نے اس کو analyze کیا تو پتا چلا ہے کہ جس وقت بجلی نہیں ہوتی تو لوگ سارے appliances نہیں چلاتے۔ مثال کے طور پر استری نہیں کرتے اور پانی کی موٹر نہیں چلاتے،' لیکن جس وقت بجلی آتی ہے تو پھر ساری چیزیں چلائی جاتی ہیں' اس کا ضرور فرق آتا ہے' لیکن اگر استعمال نہ کی جائے اور بجلی کا bill پھر بھی آئے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل غلط بات ہے' ہم لوگ اس کو برداشت نہیں کریں گے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں بڑے ادب سے کہوں گا کہ یہ راجہ صاحب بڑے اچھے راجہ بھی ہیں' پرویز بھی ہیں' اشرف بھی ہیں سب شہنشاہی معاملے ہیں' لیکن ان کو WAPDA والے misguide کرتے ہیں۔ ان کے بقول فرض کیجیئے کہ اگر جب بجلی آتی ہے تو ہم سب چیزیں استعمال کرتے ہیں تو ہمیں وہ bill آنا چاہیے جب بجلی ہوتی ہے' ہمیں دگنا bill کیوں آتا ہے؟ تگنا bill کیوں آتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: راجہ صاحب! ایسا کریں کہ concerned official کو order کریں کہ عدیل صاحب کا personally جا کر check کریں Why is it happening? میڈم یاسمین کا بھی سوال ہے۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: یہ اس کا بتا دیں کہ generator کے استعمال کے باوجود bill آتے ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ یہی چاہ رہے ہیں' ان کے notice میں آ رہا ہے۔

جی۔

راجہ پرویز اشرف، اگر آپ ایک generalized بات کریں گے تو شاید میرے لیے ممکن نہ ہو، اگر آپ مجھے کوئی bill دے دیں کہ جس کا generator چلتا رہا ہے، بجلی استعمال نہیں ہوئی تو میں آپ کو analyze کرکے پوری report پیش کر دوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بالکل Thank you. احمد علی صاحب۔ باری باری آپ کے طرف بھی آتے ہیں۔

سینیٹر احمد علی، Honourable Minister صاحب بیٹھے ہیں، بڑے قابل انسان ہیں، میں ان کی بڑی عزت کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی، جی ایک منٹ question ہو جائے۔ بادینی صاحب! پھر آپ کو موقع دوں گا۔

سینیٹر احمد علی، مگر میرا ان سے ایک سوال یہ ہے کہ اخباروں میں یہ برابر آرہا ہے کہ وہ companies جو electricity produce کرتی ہیں، وہ کہتی ہیں کہ یہ ہمارے bills ہی ادا نہیں کر رہے ہیں تو ہم کیوں produce کریں یعنی full capacity استعمال نہیں کی جاتی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، عوام نہیں کر رہے یا ادارے نہیں کر رہے۔

سینیٹر احمد علی، وہ produce ہی نہیں کر رہے اور کہتے ہیں کہ bills ہی نہیں دیتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، پچھلے دنوں President House سب houses کے اربوں میں اور کروڑوں میں bills آئے۔

سینیٹر احمد علی، Sir, with due apology میرا سوال تو پورا ہونے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی۔

سینیٹر احمد علی، صرف سوال یہ ہے کہ کیا وہ صحیح کہہ رہے ہیں کہ آپ ان کو payment نہیں کر رہے ہیں اور ان کی capacity ہے، مگر وہ produce نہیں کر رہے ہیں، اس لیے کہ آپ payment نہیں دے رہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین، جی راجہ صاحب۔

راجہ پرویز اشرف، میں اس بات سے اتفاق کروں گا جو فاضل ممبر نے کی ہے کیونکہ یہ تقریباً اڑھائی تین سالوں سے جو یہ IPPs کی بات کر رہے ہیں جن کمپنیوں سے ہم بجلی خریدتے ہیں، ان کی جو payments تھیں، وہ نہیں ہوسکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ pile up ہو کے ایک بڑی amount بن چکی ہے جس کے لیے موجودہ حکومت، ہمارے وزیر اعظم صاحب اور ہم نے war footing پر arrangements کر لیے ہیں، ان کے ساتھ meeting ہو گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ سارے معاملات ٹھیک ہو رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی thank you. ہارون اختر صاحب۔ آپ کی طرف آ رہا ہوں، لیکن آگے بھی کچھ questions کرنے ہیں۔ جی ہارون اختر صاحب۔

سینیٹر ہارون اختر خان، میرا چھوٹا سا سوال ہے and honourable راجہ پرویز اشرف Ministry میں بڑا interest لے رہے ہیں، محنت بھی کر رہے ہیں and I am sure کہ اگلے کچھ مہینوں، سالوں میں فائدہ ہو گا۔ میرا یہ سوال ہے کہ جب ہمارا اس سال Session اپریل میں ہوا تھا تو loadshedding کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ اس وقت اپریل میں hydel power generation عام سالوں کے مقابلے میں کم تھی۔ یہاں honourable Minister نے statement دی تھی کہ جولائی، اگست میں جب بارشیں ہوں گی اور dams میں پانی آئے گا، اس سے extra hydel generation ہو گی، اس کی وجہ سے loadshedding میں بہت کمی آ جائے گی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ April کے مقابلے میں آپ کی hydel generation کتنی زیادہ ہوئی ہے اور اگر اتنی زیادہ ہوئی ہے تو اس سے loadshedding میں کمی کیوں نہیں آئی، loadshedding زیادہ کیوں ہو گئی ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین، جی راجہ صاحب۔

راجہ پرویز اشرف، Honourable Member نے بڑا pertinent سوال کیا ہے، اس کے لیے میں ان کا مشکور ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Attention! order in the House please.

Yes.

راجہ پرویز اشرف: جناب چیئرمین! اپریل میں ہماری hydel position یہ تھی کہ ہمارے ذخیروں میں پانی کی جو position تھی، وہ بالکل کم تھی، لیکن بدقسمتی سے یہ ہوا کہ تربیلا ڈیم میں snow byte سے پانی آتا ہے، وہ پورا ہو چکا ہے۔ جو منگلا ڈیم ہے، اس کے catchment area میں ابھی تک بارش نہیں ہوئی، مظفر آباد اور اردگرد کے علاقوں میں بارش نہیں ہوئی، وہاں پانی کی سطح پوری نہیں ہے اور ہم 600 megawatts پیچھے ہیں۔

دوسرا یہ ہوا کہ جولائی اور اگست کے مہینوں میں مانگ ایک دم بڑھ جاتی ہے، airconditioners بہت زیادہ استعمال ہوتے ہیں اور بجلی کی کھپت بہت زیادہ ہو گئی ہے، اس کی وجہ سے یہ معاملات ہوئے ہیں۔ جیسے IPPs کی بات ہے، میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنی capacity سے کچھ کم generation کی ہے۔ ہمارے اپنے ایک دو جو thermal powers کے stations تھے، ان کی due to certain reasons بھی capacity کم ہوئی ہے۔ اب میں ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک پانی کا تعلق ہے، وہ تربیلا ڈیم میں ٹھیک ہے، منگلا ڈیم میں اس کی کمی ابھی تک موجود ہے، ہم دعا بھی کر رہے ہیں اور expect کرتے ہیں کہ اگلے چند دنوں تک یا ہفتے دس دن میں ٹھیک ہو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بتدریج loadshedding کم ہوتی چلی جائے گی۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: علامہ عباس کمیلی صاحب۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی: جناب! میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت تمام فاضل ممبران نے loadshedding کے حوالے سے گفتگو کی، loadshedding ہو رہی ہے، پورے ملک میں ہو رہی ہے، کئی کئی گھنٹوں تک ہو رہی ہے اور عوام پریشان ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: صحیح ہے۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی: اور بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے، لیکن میرا سوال ایک ہے کہ فاضل وزیر صاحب یہاں موجود ہیں، Electricity Act اٹھا کر دیکھیں، Electricity Act کے مطابق یہ fix charges یا جسے minimum charges کہتے ہیں، یہ صرف uninterrupted

کی continuous power supply ' کر سکتے ہیں charge کی صورت میں supply of power صورت میں charge کر سکتے ۔ جبکہ مسلسل loadshedding کی صورت میں interruption ہو رہی ہے اور interruption کے باوجود یہ fix charges بھی charge کر رہے ہیں ' minimum charges بھی charge کر رہے ہیں ' یہ illegal ہے ' اس لیے آج فیصلہ ہونا چاہیے۔ میں یہ مسئلہ کئی مرتبہ اٹھا چکا ہوں کہ یہ loadshedding کے دوران minimum charges نہیں لے سکتے ' یہ غیر قانونی طور پر charge کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، پروفیسر خورشید صاحب ! آپ کا بھی اسی سلسلے میں ہے یا separate ہے۔ اچھا ' پھر ان کو جواب دینے دیں۔ راجہ صاحب ! please, اس کا بتائیں کیونکہ علامہ عباس کمیلی نے بڑے پرجوش انداز میں supplementary کیا ہے۔

راجہ پرویز اشرف ، جناب چیئرمین ! علامہ صاحب کے علم کا اور ان کا بہت احترام ہے کہ انہوں نے اپنی دانست میں بہت اچھا question کیا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہم بجلی generate کرتے ہیں ' اس پر جتنا خرچ آتا ہے ' اس سے کم قیمت پر ہم آگے صارفین کو پہنچاتے ہیں اور subsidy صارفین تک پہنچانے کی کوشش ہوتی ہے۔ WAPDA کا department پہلے ہی اتنا under pressure ہے ' میں آپ کو یہ حقیقت بتا رہا ہوں اور کسی وقت calculation بھی کر کے بتاؤں گا۔ اب جتنی بجلی meter کے ذریعے گھر میں استعمال ہو گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ تو دینی چاہیے ' اس سے زیادہ کسی کو لینے کا حق نہیں ہے نہ کوئی لے گا نہ ہم اجازت دیں گے۔ آپ جو بجلی استعمال کرتے ہیں خواہ دن میں loadshedding 4, 6 گھنٹے ہوئی ، لیکن آپ نے 20 گھنٹے بجلی استعمال کی ' اگر 12 گھنٹے loadshedding ہوئی تو آپ نے 12 گھنٹے بجلی استعمال کی۔ آپ نے جو بجلی استعمال کی ' اگر اس کے پیسے بھی نہیں دیں گے تو پھر یہ کام کیسے چلے گا۔ بہت شکریہ جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، اب بات سنیں۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی ، میری بات مکمل ہونے دیں۔ جتنا عرصہ بجلی استعمال ہوتی ہے ' اتنا عرصہ meter چلتا ہے اور آپ اس کے لیے energy charges لیتے ہیں ' energy

charges الگ لیتے ہیں' minimum charges الگ لیتے ہیں' minimum charges اور fix charges فقط continuous supply of power کی صورت میں legally لے سکتے ہیں ورنہ نہیں لے سکتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی راجہ صاحب۔

راجہ پرویز اشرف: جناب چیئرمین! علامہ صاحب کا یہ کہنا کہ minimum charges ہوتے ہیں' میں کہتا ہوں کہ ہم ان سے وہ charges لینا چاہیں گے جو ان کا meter show کرے گا جتنی بجلی یہ استعمال کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں' نہیں علامہ صاحب میرے ساتھ بات کریں۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی: یعنی آپ اس period کے لیے minimum charges نہیں لے سکتے۔

راجہ پرویز اشرف: جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ علامہ صاحب کو شاید اس پر زیادہ عبور حاصل ہے کیونکہ یہ اس سے related نہیں ہے' یہ fresh quesiton دے دیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: راجہ صاحب! ایسے کرتے ہیں کہ یہ جو مسئلے ہیں Eletricity Act,

بلوں کا act وغیرہ ہے' یہ ہم اپنی Water and Power Committee کے حوالے کرتے ہیں' وہاں پر سارا معاملہ طے کیا جائے پھر یہ آسان ہو جائے گا۔ کیوں راجہ صاحب؟ جی پروفیسر صاحب۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: میں ادھر ہی آ رہا ہوں۔ علامہ صاحب! یہ سارا معاملہ Water and Power Committee کے حوالے کیا گیا ہے' وہ ان کے سامنے پیش ہوں گے' let the WAPDA convince us. یا ہماری بات صحیح قرار دیں یا convince ہوں جائیں اور ہماری بات تسلیم کریں۔ Thank you. جی پروفیسر صاحب۔ Minister Water and Power ہاؤس میں آتے ہیں تو حرارت آ جاتی ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے اپنے محترم وزیر صاحب سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مسلسل یہ بات ہمارے سامنے آ رہی ہے کہ ہماری جو capacity and production ہے ان دونوں میں مسلسل فرق آ رہا ہے اور یہ gap خاصا وسیع ہے۔ کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ under capacity production ہو رہی ہے جبکہ ملک گرمی میں suffer کر رہا ہے۔ نمبر 2 آپ نے کہا supply and demand پر معاملہ depend کرتا ہے، بلا شبہ یہ بات صحیح ہے، لیکن آپ کے علم میں یہ بھی ہو گا کہ supply اور demand دونوں آج کے دور میں predictable ہیں۔ آپ predict کر سکتے ہیں کہ فلاں موسم میں supply بڑھے گی، فلاں میں کم ہو گی، آبادی کے بڑھنے سے، industrialization سے، rate of growth سے consumption میں اتنا اضافہ ہو گا۔ دراصل planning کا کام ہی یہ ہے کہ یہ prediction اگلے تین سال، پانچ سال کے لیے کرے اور اس کی مناسبت سے بجلی پیدا کرے۔ آخر یہ کام کیوں نہیں ہو رہا؟

تیسری بات، جیسے آپ نے واپڈا کے اخراجات کے بارے میں بات کہی تو میں آپ سے دیانتداری سے کہتا ہوں کہ Arbitrary Tribunal کے ایک سال کے دوران مجھے واپڈا کے اخراجات کو پڑھنے اور analyse کرنے کا موقع ملا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک white elephant ہے، اس کے over head expenese بہت زیادہ ہیں اور ساتھ ساتھ جو انہوں نے کہا تھا کہ الگ الگ distribution companies بنا کر ہم economise کریں گے، اس کے نتیجے میں اخراجات بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ ساتھ ہی اس میں جمہوری حکومت نظر آتی ہے کہ ان کی جو subsidary companies ہیں ان کے پاس cash ہے، بنک میں پیسہ ہے، اس سے وہ سود لے رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بے حسی show کر رہے ہیں۔ آپ کو معاملات کا جائزہ لینا چاہیے اور جہاں جہاں improve کرنے اور درست کرنے کی ضرورت ہے وہ کریں، محض consumer سے charge نہ کریں بلکہ واپڈا میں بھی improvement دکھانے کی کوشش کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: راجہ پرویز اشرف صاحب! اس سے پہلے کہ آپ

supplementary کا جواب دیں، میں Chair Presiding Officer میڈم رخسانہ زبیری کے حوالے کروں گا کہ وہ آ کر preside کریں اور یہ اس وقت Chairperson Engineering Council بھی ہیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب چیئرمین! آپ بجلی کا bill ٹھیک کروانے جا رہے ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں، میرا current down ہو گیا ہے۔ جی راجہ پرویز اشرف صاحب۔

راجہ پرویز اشرف، جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں فاضل ممبر پروفیسر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بہت دانش اور اپنے تجربے کے لحاظ سے بہت اچھی باتیں کیں جن کو میں نے note کیا۔ انہوں نے یہ فرمایا-----

سینیٹر آغا پری گل، میں اسی کے بارے میں بولنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ next supplementary پر آئے گا۔ راجہ صاحب کو بات تو کرنے دیں۔ راجہ صاحب برادری کے ہیں، کہنے دیں۔

سینیٹر آغا پری گل، برادری کی بات نہیں ہے، یہ تو پاکستانی عوام کی بات ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بالکل، بعد میں بات کریں۔

راجہ پرویز اشرف، میں ادھر ہی ہوں، بعد میں بات کر لیں۔ جناب چیئرمین! فاضل ممبر کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے جو planning کے بارے میں فرمایا، بے شک آج کے دور میں یہ plan کرنا کہ فلاں سال میں، فلاں موسم میں، فلاں سیزن میں ہمیں کتنی بجلی کی مانگ ہو گی اور ہم کہاں سے پوری کریں گے، یہ بالکل ہو سکتا ہے۔ یہی میرا رونا ہے، لیکن بجلی generate کرنے کے لیے ڈھائی تین سال کا عرصہ چاہیے، یہ planning آج سے ڈھائی تین سال پہلے ہونی چاہیے تھی، جو آئندہ ڈھائی تین سال آ رہے ہیں، میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہماری planning بالکل مکمل ہے اور آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ میں پھر بھی تیار ہوں اور ہماری فاضل ممبر صاحبہ نے فرمایا تھا کہ پیچھے مڑ کر مت دیکھا کرو تو میں پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا چاہتا۔

(اس موقع پر کرسی صدارت پر محترمہ پریذائیڈنگ آفیسر انجینئر رخسانہ زبیری متمکن ہوئیں)

راجہ پرویز اشرف: میڈم چیئرپرسن! پروفیسر صاحب نے دوسری بات واپڈا کے اخراجات کے لحاظ سے کی۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ بالکل حقیقت ہے اور جس طرح آپ نے کہا تھا ایک وقت میں یہ بالکل تصور تھا اور یہ white elephant تھا' اس کے اخراجات زیادہ تھے' لیکن اب جس وقت PEPCO اور WAPDA علیحدہ ہوا' PEPCO کی generation companies علیحدہ ہوئیں' NTDC کا سسٹم علیحدہ ہوا' ان کے بجٹ کم ہوئے' لیکن اس کے باوجود اب بھی line losses ہیں۔ ہماری 8 companies ہیں جن میں سے 4 companies بہت اچھا کام کر رہی ہیں' ان کے line losses بہت کم ہیں اور 4 companies کے بہت زیادہ ہیں۔ اس کے لیے ہرقسم کے اقدامات کیے جا رہے ہیں' کل بھی میں نے ان 4 companies کے heads کو بلایا ہوا ہے جن کے line losses زیادہ ہیں۔ میں آپ کو floor of the House پر یقین دلانا چاہتا ہوں کہ

I am fully aware of the situation and I am fully concerned, I am going to do whatever is possible and we will go to over elastic limit to bring down these losses and the pilferages. Thank you.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی جھگڑا صاحب۔

سینیٹر ظفر اقبال جھگڑا: صاحبزادہ خالد جان صاحب کا سوال نمبر 2 ہے۔ Will the Minister for Water and Power be pleased.....

Madam Presiding Officer: We are still on question No. 1, we are taking supplementaries.

سینیٹر ظفر اقبال جھگڑا: ٹھیک ہے جی۔

Madam Presiding Officer: Please have a seat. Minister for

Water and Power may like to take the advise of what Professor sahib has said about inefficiencies in WAPDA system. I think this is a very important question to be taken up. Thank you very much. Badini sahib was asking for a long time, he is not here. Pari Gul Agha sahiba.

سینیٹر آغا پری گل، شکریہ چیئرپرسن صاحبہ۔ پہلے تو میں آپ کو مبارکباد دینا چاہتی ہوں کہ آج خاتون Chair کر رہی ہیں۔ ہم اپنی تمام بہنوں اور بھائیوں کی طرف سے آپ کو مبارک پیش کرتے ہیں اور ہم فخر محسوس کرتے ہیں کہ پاکستان میں خواتین کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، شاید آپ کو یاد ہو گا کہ پہلے سینیٹ کی Deputy Chairperson خاتون رہ چکی ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، اس زمانے میں ہم نہیں تھے۔ ہم اس زمانے کی بات کرتے ہیں جب ہم موجود ہوتے ہیں۔ میں اپنے منسٹر صاحب سے کہنا چاہتی ہوں کہ میرے اچھے بھائی کم از کم اس floor پر غلط بیانی نہ کریں، جو بات ہے سچ بتانی چاہیے۔ آپ دیکھیں کہ چار پانچ مہینے سے اس ملک میں واپڈا کا کیا حال ہے۔ اب یہ کہیں گے کہ پرانا مسئلہ ہے تو پرانے دور میں اس طرح اندھیرا نہیں تھا۔ اب چار پانچ ماہ سے ملک میں اتنا زیادہ اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ آخر کیوں پاکستانی عوام کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں، اگر آپ نے ان کو مارنا ہے تو زندہ درگور کر دیں۔ یہ دوبارہ بجلی کا rate بڑھا رہے ہیں۔ میں اپنے تمام Senators سے درخواست کرتی ہوں کہ اس بات پر زیادہ توجہ دیں کیونکہ اب بجلی کا ریٹ بڑھ گیا تو پھر پڑول بھی بڑھے گا۔ اس ملک میں ایسا آٹا ملتا ہے کہ جس کو بالکل کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ سب چیزیں مہنگی ہو جائیں گی اور پاکستانی عوام کے لیے بہت مشکل پیدا ہو جائے گی۔ میں منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ کم از کم ریٹ پر تو control کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ دو دن کے بعد بجلی کے نرخوں میں اضافہ ہو گا۔ آپ لوڈشیڈنگ دیکھیں، پورے ملک کو برباد کر دیا ہے۔ میں تو کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ یا اللہ یہ چار پانچ ماہ میں کیا ہو گیا، یہ مت سمجھیں کہ میں پرانے لوگوں کی تعریفیں کروں گی اور ان کو گالیاں دوں گی، میں وہی

بات کہوں گی جو کہ صحیح بات ہو گی۔ یہ کیا ہو رہا ہے، آپ لوگ روزانہ ریٹ بڑھا رہے ہیں، اس طرح ظلم کرنے سے تو بہتر ہے کہ پاکستانیوں کو مار دیں۔ میں ان سے کہنا چاہتی ہوں کہ آپ منسٹر ہیں، آپ اچھے انسان ہیں، آپ companies کے کہنے پر مت جائیں اور دوبارہ ریٹ بڑھانے کی کوشش نہ کریں ورنہ قومی اسمبلی اور سینیٹ میں ہم بہت ہنگامہ کریں گے اور زیادتی برداشت نہیں کریں گے کہ غریب لوگوں پر مزید بوجھ ڈالا جائے۔

Madam Presiding Officer: Let Minister sahib give the response.

راجہ پرویز اشرف ، Thank you Madam Chairperson. Honourable Member کہا ہے کہ چار مہینے میں جب سے ہم آئے ہیں تو ہر چیز الٹ پلٹ ہوگئی ہے اور ملک میں اندھیرا چھاگیا ہے۔میں ان کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اکتیس مارچ کو میں نے بطور وزیر برائے پانی وبجلی حلف لیا تھا اور جس وقت میں دفتر میں گیا اس وقت ہمارے ملک میں 3500MW کی کمی تھی۔ آپ خود فیصلہ فرمائیے وہ 3500MW کم کس کی وجہ سے ہوئے۔ اگر میری وجہ سے ہوئے ہیں تو بالکل جو سزا مجھے دینا چاہتے ہیں وہ ضرور دیں، لیکن اگر اس میں میرے سے پہلے والی حکومت کی کمزوری تھی تو پھر اس کو کھلے دل سے تسلیم کرلیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے بجلی کی قیمت بڑھانے کی بات کی ہے۔ محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! ہر حکومت کا یہ فرض ہے اور کوئی بھی حکومت ایسی نہیں ہے جو خواہ مخواہ اپنے عوام پر بوجھ ڈالے گی، لیکن یہ جو accumulative effect آ رہا ہے ہمارے اوپر اس کا کیا دھرا بھی پچھلی حکومت کا ہے۔ سب سے بڑا factor وہ oil prices کا ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ کیا oil prices آپ کی حکومت کے بس میں تھی جب سات مہینے میں جو ساٹھ سے لے کر ایک سو بیس کو پہنچ چکی تھی ---

(مداخلت)

Madam Presiding Officer: The floor is with Minister please.

راجہ پرویز اشرف ، محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! یہ میرے علم میں ہے کہ آپ کی اس

حوالے سے بڑی ریسرچ ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ یہ مہنگائی کا طوفان کس طرح اٹھا۔ آج پوزیشن یہ ہے۔ میں اس ایوان میں کھڑا ہو کر پاکستان کی عوام کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جتنی سبسڈی ہم دے رہے ہیں اس کے ہم متحمل نہیں ہیں۔ یہ حکومت اس کی متحمل نہیں ہے۔ ہمارا exchequer اس کا متحمل نہیں ہے۔ پوزیشن یہ ہے کہ اگر ہم بجلی کی قیمت نہیں بڑھائیں گے تو پھر بجلی کیسے generate کریں گے؟ پہلے ہی جو generation cost ہے اس سے کم۔ محترم رکن سے میری گزارش ہوگی کہ آپ حکومت کے معاملات پر تنقید کرنے کا حق رکھتی ہیں ' لیکن جو ground reality ہے وہ میں ضرور آپ کے سامنے لانے کی کوشش کروں گا کہ پاکستان میں اس وقت situation یہ ہے کہ Water and Power Ministry, WAPDA یہ کہتا ہے کہ جتنے پیسے ایک میگاواٹ پیدا کرنے پر خرچ ہوتے ہیں' وہ تو واپس نہیں آ رہے بلکہ ایک سو بارہ بلین روپے سبسڈی درکار ہے۔ آپ کی حکومت نے یہ کہا' میں اس بات کو نہیں دھرانا چاہتا تھا وہ پندرہ مہینے الیکشن لڑتے رہے انہوں نے پندرہ مہینے وہ سب کچھ pile-up کیا یہ accumulative effect ہے جو اس وقت ہم face کر رہے ہیں اور پھر بھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھیں گے ' ہماری کوشش ہے کہ اگر قیمتیں بڑھائی بھی جائیں تو غریب ترین لوگوں پر جو ہمارے life line کے consumers ہیں ان پر اس کا effect نہ ہو۔ اس کے لیے قیمتیں بڑھانا ضروری ہوتا ہے ' مجبوری ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ فاضل ممبر جو اکنامکس کو زیادہ سمجھتے ہیں ' پروفیسر خورشید صاحب یہاں پر موجود ہیں اور وہ اس معاملے کا ادراک بھی رکھتے ہیں۔ شکریہ۔

(مداخلت)

Madam Presiding Officer: Just a moment please. Yes, Leader of the Opposition Sahib.

سینیٹر کامل علی آغا (قائد حزب اختلاف): محترمہ چیئرپرسن! میں ایک بات کرنا چاہوں گا۔ مجھے ضرورت نہیں تھی ' لیکن چونکہ فاضل وزیر صاحب نے کچھ باتیں ایسی کر دی ہیں اس لیے سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ یہ عوام دوست حکومت' الحمدللہ آج یہ کہہ رہی ہے کہ یہ مجبوری ہے جو کل یہ کہہ رہی تھی کہ قیمتیں بڑھانا عوام پر ظلم ہے اور آج یہ اپنی مجبوریاں بتا

رہے ہیں۔ اس کے باوجود کہ جو ہماری حکومت کے ساڑھے سولہ بلین ڈالر پاکستان کے assets تھے' آج یہ کہہ رہے ہیں ساڑھے سات بلین ڈالر رہ گئےہیں اور اس کے باوجود عوام کو جو سبسڈی ہماری حکومت دے رہی تھی ' میں بار ہا یہ کہہ چکا ہوں وہ غریب عوام کا پیسا تھا ' غریب عوام کو سہولت دے رہی تھی یہ غریب عوام کے ہمدرد ان سے وہ سہولت کیوں چھین رہے ہیں؟ مجھے ایک بات کا جواب ضرور دیں کہ پچھلے سال ان دنوں میں چودہ ہزار میگاواٹ بجلی آئی پی پیز' جو انہوں کیے تھے مہنگی بجلی والے' وہ پیدا کر رہے تھے آج دس ہزار میگاواٹ بجلی کیوں پیدا کر رہے ہیں؟ چار ہزار میگاواٹ کی صلاحیت یہ کیوں استعمال نہیں کر رہے؟ اس کا جواب دیں اور یہ اس قوم کو بتائیں کہ وہ چار ہزار میگاواٹ بجلی نہ پیدا کرنے کا سودا جو انہوں نے IPPs سے کیا جو ان کے ساتھ پرانا تعلق رکھتے ہیں وہ کیوں کیا اور عوام پر کیوں ظلم کر رہے ہیں؟ مہنگی بجلی دے دیں ' لیکن لوڈشیڈنگ سے تو عوام کو نجات دلا دیں۔ یہ تو لائق لوگ ہیں۔ بار بار نالائقوں کا ذکر کیوں کرتے ہیں؟

Madam Presiding Officer: Yes. Minister for Water and Power.

راجہ پرویز اشرف، اب بات point scoring کی طرف جا رہی ہے۔ میں حقائق کی بات کرنا چاہتا تھا ' لیکن قائد حزب اختلاف نے point score کرنے کی بات کی ہے تو پھر حوصلہ رکھیں میں بھی کچھ حقیقت حال بتانا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ آج جو اس ملک میں بجلی کا بحران ہے وہ پچھلی حکومت کا پیدا کردہ ہے ' ان کا planning failure ہے انہوں نے آٹھ سالوں میں ایک میگاواٹ بجلی پیدا نہیں کی ' بتائیں پھر بجلی کہاں سے آتی۔

(مداخلت)

راجہ پرویز اشرف، میں ان کا چیلنج قبول کرتا ہوں۔ آپ ضرور بحث رکھیں مجھے خوشی ہو گی۔

Madam Presiding Officer: Please have a seat. Let's take the sense of the House, if you want, we can have a discussion on this. Let's concentrate on the question hour. We are still on Q.No.1.

آپ سے پہلے بادینی صاحب کھڑے تھے he is there آپ بیٹھیں آپ کی طرف بھی آ رہے ہیں۔

Badini Shaib is already there. Senator Wali Muhammad Badini please. Sir, he will be only left at this one question.

آپ کو تین ضمنی سوالات ہوتے ہیں چونکہ سوالات کم ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر احمد علی: یہ عوام کا مسئلہ ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ تشریف رکھیئے۔ اب بادینی صاحب کی باری ہے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: اس نے اپنا نمبر گزارا ہے۔ آپ بھی بار بار ان ہی کو چھوڑ رہی ہیں، ان کا نمبر گزر گیا ہے۔

Madam Presiding Officer: Badini Sahib, please respect the Senator. Yes.

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: شکریہ چیئرپرسن صاحبہ! سب سے پہلے میرا سوال یہ ہے کہ آپ سینیٹ کے نظم و ضبط کو برقرار رکھیں، پسند ناپسند نہیں ہونی چاہیے۔ یہاں پسند و ناپسند چل رہا ہے، جس کا جی چاہتا ہے اٹھتا ہے یہ ناجائز ہے۔ ہم لوگوں کا نمبر تک نہیں آ رہا ہے۔ دوسری بات! محترم وزیر صاحب بار بار فرما رہے ہیں کہ پچھلی حکومت، پچھلی حکومت۔ ہم اس پچھلی حکومت سے چھٹکارہ کب پائیں گے یہ کب تک چلے گا پانچ سال تک، دو سال تک، تین سال تک۔ یہ ایک بات کر رہے ہیں کہ ہم غریب کو ریلیف دیں گے۔ آپ کس طرح دیں گے؟ خالی پٹرول کی بات نہیں ہے، ہر چیز پر آپ ہاتھ رکھیں کتنی مہنگائی ہوگئی ہے Law and Order اپنی جگہ پر ختم ہے اور جو مہنگائی ہے وہ آسمان سے باتیں کر رہی ہے۔ ابھی پہلے ہارون صاحب نے فرمایا کہ ابھی پانی بہت ہوگیا ہے پہلے چھ گھنٹے لوڈشیڈنگ تھی تو اب آٹھ گھنٹے ہو رہی ہے، پانی کے آنے سے لوڈشیڈنگ آٹھ گھنٹے ہوگئی ہے۔ ہم ان سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ مہربانی کر کے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو سنبھالیں وہ اپنی مرضی سے ہر چیز کر رہے ہیں، ہر صوبے کی لوڈشیڈنگ الگ ہے، ان سے کوئی نہیں پوچھتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں bills کی بات

ہوئی تو آپ سے پہلے چیئرمین صاحب نے فرمایا فلاں کا بل دیکھیں ' آیا پاکستان ایک آدمی پر چل رہا ہے ' دو پر چل رہا ہے ' تین پر چل رہا ہے کتنے پر چل رہا ہے اگر ایسی چیزوں کو کنٹرول کرنا ہے تو اس کی باقاعدہ کمیٹی ہو اور اس کے متعلق اخباروں میں دے دیں کہ کس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اس طرح اس مرض کو ٹھیک کیا جا سکتا ہے' لیکن یہاں ایک آدمی آ کر بات کرے تو اس کا بل صحیح ہو جائے' کیا غریب مر جائیں؟ غریبوں کے ساتھ بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ میں وزیر صاحب سے request کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے کبھی دوسرے علاقوں کا دورہ بھی کر لیں۔ ابھی تک اسلام آباد میں بیٹھ کر سارے فیصلے ہو رہے ہیں۔ پاکستان صرف اسلام آباد نہیں ہے۔ بلوچستان بھی ہے۔ آپ بلوچستان کے متعلق غلط دکھا رہے ہیں کہ وہ towers کو اڑا رہے ہیں' ابھی تک کوئی ایسی بات نہیں ہوئی ہے۔ غریب گرمی سے خوار ہو رہے ہیں آٹھ آٹھ گھنٹے load shedding ہو رہی ہے۔ ٹھیک دوپہر کے وقت وہاں بجلی نہیں ہوتی۔

Madam Presiding Officer: You have made your point. Dr. Said, Ahmed Ali and Senator Javed they also want to talk on it but we are still on Question No.1. I think, lets move on. Yes, Ahmed Ali Sahib.

سینیٹر احمد علی: جناب! میں کہہ رہا ہوں کہ IPP's کے چار ہزار میگاواٹ کی payment کیوں نہیں کرتے تاکہ وہ آپ کی bid میں آئے؟ آپ اس کی payment کریں۔

Madam Presiding Officer: Yes, Dr. Said Sahib.

Senator Dr. Muhammad Said: I have two supplementary questions.

Madam Presiding Officer: You put these together.

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد: وزیر صاحب سے یہ پوچھا گیا کہ منگلا میں جو hydel station ہے اس کی generation capacity کیوں کم ہے And he has given a funny answer to this? اس نے کہا کہ منگلا میں اس سال بارش کم ہوئی ہے۔ This is absolutely incorrect. Whatever water passes through Mangla, it

comes from huge water shed of the Kashmir valley, it has got nothing to do with Mangla. This is not correct.

میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ صاحبزادہ صاحب نے ایک بڑا اچھا سوال پوچھا ہے کہ what incentives are being provided to the residents of the electricity producing areas in the country? میڈم چیئرپرسن اس وقت یہ ہے کہ درگئی ہے، وارسک ہے، مالا کنڈ ہے ان dams کے دو میل اور تین میل کے فاصلے پر گاؤں ہیں ان سے electricity rates اسی طرح charge ہوتا ہے جیسے کہ پانچ سو میل پر واقع گاؤں اور شہر ہیں۔ Transmission lines کوئی 500 miles کے قریب ہیں۔

Why should the small villages situated next door to the power stations be charged the same rates being charged from the cities situated at a distance of 500 miles?

Madam Presiding Officer: Javed Sahib, you also want to make a supplementary question. I think this will be the 12th supplementary question. Ok.

سینیٹر سید جاوید علی شاہ، شکریہ میڈم چیئرپرسن صاحبہ۔ وزیر صاحب نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ کیونکہ shortage ہے اور خاص طور پر اس season میں جس میں airconditioners بہت زیادہ چلنا شروع ہو جاتے ہیں تو پھر اس طرح کے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں اور اس لیے load shedding کرنی پڑتی ہے۔ان کی حکومت کو چھ ماہ ہو چکے ہیں اور ہر حکومت کوئی definite programme or definite policy لے کر آتی ہے۔ ہم ایک غریب ترین ملک کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم نے کبھی غور کیا ہے کہ ہمارے ہمسائے ممالک جو معاشی طور پر شاید ہم سے بہتر position میں ہیں۔

Madam Presiding Officer: What is the question?

Senator Syed Javed Ali Shah: I am coming to the question.

آپ کو یا وزیر صاحب کو کبھی اگر انڈیا جانے کا اتفاق ہوا ہو تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ لوک سبھا میں' جو ان کی National Assembly ہے' اس میں airconditioners نہیں چلتے۔ تین سیٹوں کے اوپر ایک پنکھا ہوتا ہے۔ ہم سے ان کی اسمبلی پرانی ہے۔ وہ ہم سے بہتر airconditioning کر سکتے ہیں اور ہم سے بہتر عمارتیں بنا سکتے ہیں مگر جیسے کہا جاتا ہے کہ charity begins at home. یہ پہلے اپنے گھر سے شروع کرنی پڑتی ہے۔ ہم یہاں عوامی حکومت ہونے کے دعوے بھی کرتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو عوام کے خیر خواہ بھی سمجھتے ہیں مگر غریب عوام کی بھلائی کے لیے اگر ہم واقعی اپنے ذہنوں میں کوئی پروگرام رکھتے ہیں تو پھر charity ہمیں اپنے گھر سے شروع کرنی چاہیے۔ اس قسم کی اس وقت تک کوئی پالیسی ترتیب نہیں دی گئی ہے۔ آپ اسلام آباد کی کسی عمارت میں چلے جائیں وہ centrally airconditioned ہو گی ۔ اگر یہ کام نیک نیتی سے کرنا ہے تو بجائے اس کے کہ remote areas میں shortage کی وجہ سے tubewells بند کیے جائے یہاں سے یہ کام کیوں نہیں شروع کیا جاتا کہ یہاں عمارتیں centrally airconditioned نہیں ہونی چاہییں یا کوئی وقت مقرر کیا جائے کہ اتنے گھنٹے airconditioners چل سکیں گے ۔ پچھلے دنوں Prime Minister House میں دیکھا گیا کہ وہاں گیارہ بجے کے بعد airconditioning شروع کی جاتی تھی۔ یہ کام پورے ملک میں کیوں نہیں کیا جا سکتا تاکہ ہم بچت کی طرف جا سکیں۔

Madam Presiding Officer: That is a good suggestion, please have a seat. Question No. 2, Sahibzada Khalid Jan.

2. ***Sahibzada Khalid Jan:** (Notice received on 09-08-2008 at 09:05: a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state the details of incentives being provided to the residents of electricity producing areas in the country?

No incentive is being provided to the residents of electricity producing areas of the country. However, as per constitutional provisions, royalty on hydel projects is paid to Provinces who are free to spend a part from these revenues on the uplift/welfare of the local residents.

Madam Presiding Officer: Any supplementary? Senator Adeel Sahib.

سینیٹر حاجی محمد عدیل ، میڈم! اس میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ Munda Dam shall start after availability of the funding. My point is this کہ ایسے تو روزانہ کہا جاتا ہے اور آج بھی اخباروں میں آیا ہے کہ یہ کالا باغ بھی بنائیں گے اور بھاشا بھی بنائیں گے ۔لیکن منڈا ایک چھوٹا سا ڈیم ہے اس کے لیے ان کو funds کیوں نہیں ملتے؟ ان کو کالا باغ کے لیے funds ملتے ہیں یا بھاشا کے لیے ملتے ہیں تو اس کے مقابلے منڈا ہمارے علاقے کا ایک چھوٹا سا ڈیم ہے اس کے لیے ان کے پاس funds کیوں نہیں ہیں؟ پچھلی حکومتیں بھی ہمیں ٹالتی رہی ہیں کہ جب func ملے گا تو یہ کریں گے تو funds ان کو کہاں سے ملیں گے؟

Madam Presiding Officer: Minister Sahib, would you like to answer one by one?

راجہ پرویز اشرف ، شکریہ میڈم چیئرپرسن! فاضل ممبر نے منڈا ڈیم کے بارے میں سوال کیا ہے، میں اس بارے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ پچھلی گورنمنٹ نے منڈا ڈیم کے لیے private sector میں اس کی feasibility کے لیے ایک پارٹی کے ساتھ agreement کیا۔ اس پارٹی نے feasibility پر کام کیا اور وہ دو partners تھے، وہ آپس میں لڑ پڑے اور وہ کورٹ

میں چلے گئے اور کورٹ نے ایک injunction جاری کر دیا کہ آپ اس کو آگے process نہیں کر سکتے جب تک اس کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ اب ہماری گورنمنٹ بھی کورٹ میں گئی ہوئی ہے تاکہ ان کا وہ contract ختم کیا جائے اور اس دفعہ ہم نے اپنی PSDP میں بھی پیسے رکھے ہیں تاکہ اس کی feasibility اور designing مکمل کر سکے، پھر اگر ہم چاہیں گے کہ کس sector میں جلدی ہو سکتا ہے، اگر private sector میں ہو گا تو PPID میں چلے جائیں گے، اگر Public sector میں کرنا ہوا تو پھر public sector میں کر لیں گے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، پچھلی حکومت نے ایسا کیا تھا، بالکل صحیح ہے، لیکن dams private sector میں نہیں بن سکتے ہیں۔ اگر بنانا چاہیں تو 44 ہزار میگاواٹ electricity run off water پر ہمارے صوبے میں بن سکتی ہے۔ Private sector کو آپ اجازت دیں، ان کو encourage کریں وہ run off water بنا سکتے ہیں، لیکن اتنے بڑے ڈیم private sector نہیں بنا سکتا ہے۔

Madam Presiding Officer: Let the Minister answer this.

راجہ پرویز اشرف، میں یہ عرض کروں گا کہ private sector میں بھی منڈا ڈیم کے size کے ڈیم بن سکتے ہیں۔ اس سے بڑے جو medium size کے ہیں وہ بھی بن سکتے ہیں۔ اب private sector بڑا strong ہے، اس میں international, multi-national companies interested ہیں اور میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شاید میں نے اپنے سارے صوبوں کی تکریم اور عزت کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ہم نے کالا باغ ڈیم shelve کر دیا ہے اور ہم اس پر کام نہیں کریں گے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، آج کے اخبارات میں چھپا ہے-----

راجہ پرویز اشرف، غلط چھپا ہے۔ آپ اخبار کی بات پر یقین کر رہے ہیں، میں floor of the House پر بات کر رہا ہوں۔ وہ میرا بیان نہیں ہے-----

(مداخلت)

Madam Presiding Officer: Please address the Chair and don't

distract. Just focus on the question hour.

راجہ پرویز اشرف: میں نے اپنے فاضل ممبر سے یہ کہا ہے کہ میں نے تو اپنی بات بتائی ہے کہ I am the first one ہم تو وفاق پاکستان پر یقین کرنے والے لوگ ہیں۔ منڈا ڈیم کے بارے میں جو فاضل ممبر نے بات کی ہے، میں نے ان کو مجبوری بتائی ہے کہ court میں case ہے۔ اب ہم اس کو reslove کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے بعد پھر ہم اس کو لے کر آئیں گے۔

Madam Presiding Officer: Ok. Thank you. Any other question? Senator Jamal Leghari.

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: بہت مہربانی میڈیم چیئر پرسن صاحبہ۔ میرا سوال honourable minister صاحب سے یہ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ engineering کو آپ سے زیادہ، چیئرپرسن صاحبہ کوئی نہیں جانتا، میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ابھی تک ان کی detailed engineering, designing ہی final نہیں ہوئی تو کس بنیاد کے اوپر انہوں نے 80 million روپے مختص کیے؟ دوسرا میں ان سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اس 80 million میں جو انہوں نے 2008-09 کے بجٹ میں رکھے ہیں، اس کے اندر جو land acquisition کا component ہے اس کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

Madam Presiding Officer: That is not the question, so you can put up another question.

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: یہ میرا supplementary question ہے---

Raja Pervaiz Ashraf: The honourable Member has asked me the question, so I think I can reply the question.

میڈم چیئرپرسن، جس طرح میں نے فاضل ممبر کو پہلے بھی بتایا اور معزز ایوان کے سامنے بھی میں یہ بات رکھ رہا ہوں کہ اس کی feasibility کے لیے پہلے contract ہوا تھا ایک America یا Canada based، تھی foreign company وہ ایک میں۔ private sector

based Pakistanis تھے' وہ یہاں آئے اور انہوں نے feasibility پر کام شروع کیا۔ آپس میں جھگڑا ہوا' اس کے بعد وہ court میں چلے گئے۔ اب اس کا PC-II بنا کر Planning Division میں submit کردیا گیا ہے' اس پر اب detailed designing ہوگی۔ Detailed designing میں تقریباً ڈیڑھ دو سال لگتے ہیں' آپ کے علم میں ہے آپ تو خود انجینئر ہیں' اس کے بعد اس پر کام شروع ہوگا۔ چاہے تو وہ private sector کرے گا یا public sector کرے گا' جو بھی طریقہ بہتر سمجھا جائے گا۔ یہ میں نے عرض کیا تھا۔۔۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: اس پر اگر ڈیڑھ دو سال بعد کام شروع ہوگا' تو جناب منسٹر صاحب' حکومت پاکستان کے 80 ملین روپے آپ نے block کردیے؟

راجہ پرویز اشرف: ایسا نہیں ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ PSDP میں یہ بجٹ رکھا گیا ہے منڈا ڈیم کے لیے۔ ڈیم کے حوالے سے 80 ملین کوئی زیادہ رقم نہیں ہے' یہ معمولی رقم ہے۔۔۔۔

Madam Presiding Officer: Ok. We move on to next question. Sahibzada Khalid Jan.

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان: میں جناب وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آئین کے مطابق وہ صوبوں کو کیا حق دیتا ہے؟

Madam Presiding Officer: Minister for Water and Power, please.

راجہ پرویز اشرف: جناب چیئرپرسن! جہاں تک سوال کا تعلق ہے' سوال یہ ہے کہ ہم کیا incentive دیتے ہیں مقامی آبادی کو جہاں پر بجلی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی direct incentive نہیں دیا جاتا' لیکن honourable member نے جو سوال کیا' آئین کے تحت جس صوبے میں بجلی generate ہورہی ہو' اس کے net hydel profit پر ان کا حق ہوتا ہے۔ وہ calculate ہوتا ہے' اس کے لیے ایک formula ہے۔ اس معاملے پر جیسا کہ عدیل صاحب نے پہلے بھی on the floor of the House کہا کہ کچھ تحفظات ہیں۔ میں نے

اس دن بھی بڑے open mind سے کہا تھا کہ ہم بیٹھنا چاہتے ہیں' اس مسئلے کو بھی حل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا ایک formula ہے اور اس formula کے تحت فی الحال 6 بلین روپے ہر سال صوبہ سرحد کو دیے جاتے ہیں۔ شکریہ جی۔

Madam Presiding Officer: Any supplementary. Ok. Last supplementary on this.

سینیٹر حاجی محمد عدیل، محترم وزیر صاحب نے ہم سے پہلے بھی وعدہ ہی کیا کہ ہم بیٹھیں گے، لیکن وہ وعدہ کیا جو ایفا ہوجائے۔ ہم انتظار ہی کرتے رہ گئے کہ یہ کب بیٹھیں گے، لیکن میں جو بات کرنا چاہتا ہوں جواب میں واپڈا نے غلط لکھا ہے کہ

"However, as per constitutional provisions, royalty on the hydel projects is paid to the provinces"

یہ royalty نہیں ہے----

راجہ پرویز اشرف، میں نے لکھ دیا ہے net hydel profit...

سینیٹر حاجی محمد عدیل، آپ کو واپڈا غلط information دیتا ہے' its a net profit..... دوسری بات یہ ہے کہ ایک formula طے ہے' قاضی فارمولا طے ہے' اس میں کوئی تبدیلی ہم نہیں چاہتے ہیں۔ قاضی فارمولے کے حق میں تین مرتبہ فیصلہ ہوا تھا' اس حساب سے ہمارا تقریباً ساٹھ بلین روپے واپڈا اور وفاقی حکومت کے ذمے ہیں۔ اس سال ہمارا حق 28 بلین سالانہ بنتا ہے۔ چھ بلین پر پچھلی حکومت بھی ٹرخا رہی تھی اور یہ حکومت بھی ٹرخا رہی ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، براہ مہربانی' تشریف رکھیے۔ Your point is slightly different, you have made your point but this is........

(Interruption)

Madam Presiding Officer: We are talking about a particular question

ہمیں question کی بات کرنی ہے------

(مداخلت)

Madam Presiding Officer: Please have a seat. Order in the House please.

سینیٹر وسیم سجاد: منسٹر صاحب نے فرمایا ہے جی کہ as per constitutional provision, royalty on hydel projects is paid to provinces جہاں پر valid ہوتا ہے۔ مشکلات وہاں آتی ہیں جہاں پر پانی کا ذخیرہ دو صوبوں کے درمیان ہو، یعنی پانی کا کچھ ذخیرہ ایک صوبے میں ہے، پانی کا کچھ ذخیرہ دوسرے صوبے میں ہے۔ کیا وہ اس کے بارے میں کچھ سوچ رہے ہیں کہ اس کا حل کیا نکلے گا؟ مثلاً اب بھاشا ڈیم بن رہا ہے، اس کا بھی کچھ علاقہ شاید Northern Areas میں ہے، کچھ صوبہ سرحد میں ہے، تو اس صورت حال میں حکومت کا کیا موقف ہے؟

Madam Presiding Officer: You can put up another question on it.

سینیٹر وسیم سجاد: یہ اس سے related ہے، it arises out of Question No.2.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: آئین یہ کہتا ہے-----

سینیٹر وسیم سجاد: جناب، یہ حاجی عدیل صاحب منسٹر نہیں ہیں، Haji Adeel sahib is not the Minister, let the Minister answer the question. میرا خیال ہے آئندہ پھر ان کے سوالات کا جواب میں دوں گا، میرے سوالات کا جواب وہ دیں۔ منسٹر صاحب کو فارغ کر دیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Madam Presiding Officer: Senator Adeel sahib, please have a seat. Now, I will give the floor to Sardar Mehmood Khan sahib.

سینیٹر وسیم سجاد: اس سوال کا جواب نہیں آیا----

Madam Presiding Officer: It was a comment, it was not a

question....

Senator Wasim Sajjad: No, it was not a comment, it was a question...

راجہ پرویز اشرف۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت یہ as such کوئی problem ہمارے سامنے نہیں ہے کہ ڈیم ایک جگہ ہو اور power house دوسری جگہ ہو۔ اس وقت جو اصول ہے وہ یہ ہے کہ جہاں power house ہوتا ہے' جہاں پر بجلی generate ہو رہی ہو' ہم اس صوبے کا حق مانتے ہیں اور وہاں سے calculation کرتے ہیں۔

Madam Presiding Officer: Thank you. Sardar Mehmood Khan sahib.

سینیٹر سردار محمود خان، میڈم چیئرپرسن' میں وزیر صاحب کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں' اتفاق سے یہ میرے علاقے سے بھی تعلق رکھتے ہیں' دو سال پہلے تک ایک ڈیم جسے اکھوڑی ڈیم کہا جاتا تھا' اس کا بڑا چرچا تھا' اس کی feasibility report بھی تیار ہوئی' اس سے کافی ساری electricity پیدا ہونی تھی، لیکن پچھلے ایک سال سے اس کا نام تک نہ ٹی وی پر اور نہ کسی اور forum پر آرہا ہے۔ میں راجہ صاحب سے پوچھوں گا کہ اس کی کیا پوزیشن ہے۔ شکریہ۔

Madam Presiding Officer: Minister for Water and Power.

راجہ پرویز اشرف۔ میڈم چیئرپرسن' فاضل ممبر نے یہ بالکل ٹھیک کہا ہے کہ اکھوڑی ڈیم ڈسٹرکٹ اٹک میں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر صوبے کے بھی کچھ تحفظات ہیں جو low riparians ہیں' جیسے ہمیشہ ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ اس پر کوشش ہو رہی ہے۔ یہ ڈیم بھی ایسا ڈیم ہے' جس سے اچھی مقدار میں electricity generate ہوسکتی ہے اور پھر وہ پانی واپس صوبہ سندھ میں چلا جائے گا۔ شکریہ جی۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل۔ یہ اکھوڑی ڈیم ہمارے دریا کی چوری ہے' یہ ایک پانی کی storage کا ڈیم ہے--------

(مداخلت)

Madam Presiding Officer: Please have a seat. I now give the floor to....... we can not run the question hour like this, please have a seat. Senator Leghari sahib, please have a seat. Ok. Please have a seat.

(Interruption)

Madam Presiding Officer: Senator Sahib, please have a seat.

سینیٹر کامل علی آغا، 80 million rupees ایسے کام کے لیے رکھے ہیں جو کہ کرنا ہی نہیں تو (xxxxxxxx)

Madam Presiding Officer: Please have a seat. This may be expunged from the record. Senator Anisa Zeb Tahirkheli. Last question on this issue.

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی، میڈم چیئرپرسن۔ میرا سوال تو معزز وزیر صاحب سے منڈا ڈیم کے بارے میں بھی تھا، لیکن چونکہ آپ نے بہت سے ضمنی سوال لے لیے تھے اس لیے نہیں ہو سکا۔ میں یہ سوال کرنا چاہتی ہوں جو کہ سینیٹر وسیم سجاد صاحب نے کیا تھا اور شاید وزیر صاحب نے اس کو صحیح spirit میں نہیں لیا، اگر کوئی ایسا پروجیکٹ جس طرح reportedly بھاشا ڈیم کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ اس کا ہائیڈل پاورسٹیشن ایک دیامیر کے علاقے میں ہوگا اور دوسرا صوبہ سرحد میں ہوگا۔ ایسے issues کے لیے ظاہر ہے آئینی طور پر یہ بجلی بن رہی ہے، اس کو دینا ہو گا۔ شمالی علاقہ جات کے حوالے سے ہم یہ ضرور جاننا چاہیں گے کہ ان کو آپ کس طرح پیسے تقسیم کریں گے؟ کیا کوئی آئینی ترمیم سامنے ہے؟ کیا اس کے لیے حکومت کوئی تیاری کر رہی ہے یا یہ تمام مسئلہ جب سر پر آ کھڑا ہوگا تو اس وقت یہ حل کریں گے؟

(Interruption)

Madam Presiding Officer: A fresh question is required on this

---

+[xxxx Words expunged by the orders of Madam Presiding Officer]

Madam Presiding Officer: Minister for Water and Power.

(Interruption)

Raja Pervez Ashraf: Thank you Madam Chairperson.

جناب سینیٹر صاحب نے یہ سوال کیا اور ابھی محترمہ انیسہ زیب طاہرخیلی صاحبہ نے بھی اس کو دہرایا۔ اس سلسلے میں، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس وقت اصول یہ ہے کہ جس جگہ پر پاور ہاؤس ہوگا، جہاں سے بجلی generate ہوگی، اس علاقے کا حق ہوگا۔ جس وقت یہ دیامیر، بھاشا کی بات کرتے ہیں تو اس وقت ہمارے پاس یہی مروجہ حکمت عملی ہے، یہی اصول ہے، اسی پر عمل ہوگا جب تک کہ ہم کوئی اور طریقہ اختیار نہ کریں۔

Madam Presiding Officer: Thank you. We move on to question No.4.

4. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 09-08-2008 at 13:30: p.m.)

Will the Minister for Sports be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that an amount of Rs. 15.101 million was allocated by the Government in the PSDP, 2007-08 for laying of synthetic hockey turf at Sargodha, if so, the amount received and spent by the Ministry on this project so far;*

(b) *the progress made on the said project so far; and*

(c) *whether the project was completed by 30th June, 2008, if not, the reasons thereof?*

Mr. Najmuddin Khan: (a) Yes. An amount of Rs.15.101 million was allocated by the Federal Government in PSDP 2007-08, out of which a sum of Rs.14.933 million was released. An amount of Rs.9.27 million has so far been spent on this project.

(b) After completion of tendering process, contract was awarded in June,2007. The contractor has opened the LC and order for the import of turf has been placed. Work on sub-base is under way.

(c) As per terms and conditions of the contract, the project was to be completed on 30-06-2008. However, due to failure of the contractor to execute the work on sub-base in accordance with specifications given in PC-I, the sub-base is being got reconstructed at the contractor's cost. The project is now expected to be completed by 31-03-2009.

سینیٹر احمد علی، میڈم چیئرپرسن! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔ میں نے کہا ہے کہ آپ IPPs کی payment کیوں نہیں کر رہے؟

راجہ پرویز اشرف، میڈم چیئرپرسن! میں معزز سینیٹر کی معلومات کو چیلنج نہیں کرنا چاہتا تھا۔ یہ میرے دوست ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ چار ہزار میگاواٹ IPP کے ہمیں نہیں مل رہے۔ میں ان کو یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ total generation of IPP is 5200 Megawatt ہے اس میں اس وقت اگر کوئی کمی آ رہی ہے تو تقریباً سات، آٹھ سو کے درمیان آ رہی ہے۔ یہ میں آپ کو عرض کرنا چاہتا ہوں۔

(Interruption)

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میڈم چیئرپرسن صاحبہ! ایک پورا گھنٹہ ان تین سوالات پر صرف ہو گیا ہے تو یہ ہم کس طرح ایوان کو چلا رہے ہیں؟ ایک سوال پر بیس ضمنی سوال ہو رہے ہیں۔ Rule کے مطابق صرف تین ضمنی سوالات ہونے چاہیئں۔ ہمارے سوالات رہ جاتے ہیں۔ اس لیے وقت بڑھا دیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، بلیدی صاحب! اب آپ کا سوال آ رہا ہے۔ آخری سوال آپ کا ہے we will move on to points of order after question No.5. Senator Bibi Yasmin Shah.

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، شکریہ میڈم چیئرپرسن۔ میرا ضمنی سوال، سوال نمبر 4 کے متعلق ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ ہاکی کا جو development programme تھا اس کے لیے 15.101 million rupees رکھے گئے تھے جبکہ ان میں سے 14.933 million rupees جاری کر دیے گئے ہیں اس کے باوجود جو خرچ کیے گئے ہیں وہ 9.27 million rupees ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ باقی رقم کا کیا ہوا جبکہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ کام 31st March 2009 تک مکمل ہو گا حالانکہ اس کام کو دو سال پہلے مکمل ہونا تھا۔ وزیر صاحب اس کا کیا جواب دیں گے؟

Madam Presiding Officer: Minister for Sports.

نوابزادہ خواجہ محمد خان ہوتی (وزیر برائے خصوصی تعلیم و سماجی بہبود)، میڈم

چیئرپرسن! ہمیں Ministry of Finance سے چودہ ملین روپے release ہوئے ہیں total estimated cost 15 million rupees تھی ۔ ٹھیکیدار کو 9 million rupees دیے گئے ہیں ۔ اس کام کو June 2008 میں مکمل ہونا تھا، ہماری Inspection Team وہاں گئی تو اس میں کچھ فرق تھا اور مسائل تھے اس لیے یہ کام مکمل نہیں ہوا۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ ، یہ کام تو ابھی شروع ہوا ہے جبکہ پیسے سارے release ہوگئے ہیں صرف ایک ملین روپے بچتے ہیں باقی پیسے تو محکمے کو release ہوگئے ہیں۔

Madam Presiding Officer: This is what he answered.

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ ، اتنی بڑی amount ہے ۔ آپ ایوان میں اس کا حساب کتاب دیں کہ ان کا کیا کیا ہے؟

نوابزادہ خواجہ محمد خان ہوتی ، پیسے release ہوئے ہیں، جو ٹھیکیدار کو ملے ہیں وہ نو ملین ہیں۔ ٹھیکیدار نے بنیادی sub base دو فٹ نیچے رکھدی تھی اب انکوائری ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں انکوائری مکمل ہو گی تو آپ کو بتا دیں گے۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ ، انہوں نے کہا ہے کہ 14 million something ان کو release ہو چکے ہیں ان میں سے 9 million خرچ کیے ہیں ، پانچ ملین جو باقی ہیں انہوں نے وہ کہاں خرچ کیے ہیں؟ ان کا تو کوئی حساب نہیں دیا۔

نوابزادہ خواجہ محمد خان ہوتی ، وہ پیسے تو واپس دوبارہ Ministry of Finance کو چلے گئے ہیں۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ ، کام ابھی شروع ہوا ہے تو اتنے پیسے اتنے تھوڑے سے کام میں کیسے خرچ ہوگئے؟

Madam Presiding Officer: Please have a seat. This is the answer, he has given you. Senator Haroon Akhtar.

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ ، نہیں میڈم آپ جواب مکمل کرنے دیں۔ گول مول کرکے کیا ہمیں آپ لوگ ٹال دیتے ہیں، مجھے اس چیز کی سمجھ نہیں آتی پھر آپ لوگ کہہ دیتے

ہیں کہ پچھلی حکومت نے کیا تھا۔ پچھلی حکومت نے کیا تھا تو پھر آپ لوگ یہاں پر کیا کر رہے ہیں، آپ لوگ حکومت نہ لیتے اور ان کرسیوں پر نہ بیٹھتے۔

نوابزادہ خواجہ محمد خان ہوتی: میں نے پچھلی حکومت کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا۔ میں نے کہا ہے کہ ٹھیکیدار نے کچھ غلطیاں کی ہیں، ہم نے انکوائری ٹیم مقرر کی ہے اور ٹھیکیدار کو نو ملین روپے ادا ہو چکے ہیں۔

Madam Presiding Officer: He has answered.

that is what he has answered. وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ انکوائری ہو رہی ہے

Senator Haroon Akhtar: When the inquiry will be completed?

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: ایک cut off date دے دیجئیے، کب تک انکوائری رپورٹ آجائے گی؟

نوابزادہ خواجہ محمد خان ہوتی: انکوائری جلد مکمل کرنی ہے۔ ان کو نوٹس دے دیا گیا ہے اور sub base کو دوبارہ تعمیر کرنا ہے۔

Senator Haroon Akhtar: A cut off date should be given that at what time inquiry will be completed.

نوابزادہ خواجہ محمد خان ہوتی: مارچ 2009 تک ہم یہ مکمل کر کے حوالے کریں گے۔

Madam Presiding Officer: Senator Haroon Akhtar.

سینیٹر ہارون خان: محترمہ! Hockey turf کی بات ہو رہی ہے۔ پچھلے سالوں میں ہم نے ہاکی کے اوپر کروڑوں روپے خرچ کئے اور ہمیں یہ یقین دلایا گیا کہ ہماری ہاکی کی performance بہتر ہو رہی ہے اور خاص طور پر ہماری امیدیں Olympics پر تھیں۔ اس Olympics میں ہم نے 8th position حاصل کی ہے اور consistent deterioration ہماری ہاکی ٹیم کا ہے۔ یہ ایک ایسی sport تھی جس پر پاکستانیوں کو فخر تھا۔ ہم گولڈ میڈل سے start ہوئے اور bronze پر پہنچے اور اب ہم 8th position کے لئے fight کرتے ہیں۔ میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ کوئی plan آپ کر رہے ہیں کہ جب ٹیم واپس آئے گی تو اگلے

چار سال کی تیاری ابھی سے شروع کریں نہ کہ ایک دوسرے کو blame کر کے ہم اگلے چار سال کروڑوں روپے خرچ کر کے پھر آٹھویں سے نویں پوزیشن پر آ جائیں؟

Madam Presiding Officer: Minister for Sports.

جناب نجم الدین خان (وفاقی وزیر برائے کھیل)، میڈم چیئر پرسن! یہ تو fresh question ہے۔ یہ لے آئیں تو میں جواب دوں گا۔ یہ حقیقت ہے کہ ہاکی میں جو position ہماری Olympics game میں آئی ہے، ہم ان کے خلاف تحقیقات کر رہے ہیں۔ کمیٹی بنائی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم یہ کوشش کریں گے کہ آئندہ کے لئے جو ہمارا قومی game ہے اور جو حالات ان کے بنے ہوئے ہیں ان کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں۔

Madam Presiding Officer: Thank you. Any other question on that. Dr. Malik sahib.

آخری سوال رہ گیا ہے ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی صاحب کا۔ We are going on points of order after the last question.

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، Kindly اس کو importance دیں کیونکہ چیئرمین صاحب کے ساتھ یہ decide ہوا تھا۔ اگر آپ points of order نہیں لیں گے تو میں House سے بائیکاٹ کروں گا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں، آپ کا نام سب سے پہلے لکھا ہوا ہے۔ ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی سے پوچھ لیتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، Questions کو چلنے دیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں، آپ کا question ہم لے لیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جی ہاں، question ہم کریں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، OK ایک last supplementary سینیٹر سعدیہ عباسی کا لے رہے ہیں اور اس کے بعد ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی کا لیں گے۔

سینیٹر سعدیہ عباسی، شکریہ۔ میں نے آج sports کے Minister sahib کو یہاں

دیکھا ہے اس لئے میں نے سمجھا کہ میں ضرور یہ بات کروں۔ اس سے related نہیں ہے۔ یہ پاکستان کی ٹیم جو ہم نے Olympics میں بھیجی تھی Shooting competition میں ان کی performance یہ تھی کہ 51 میں سے ایک event میں ہم 48 نمبر پر آئے۔ دوسرے event میں ہم last آئے ہیں، لیکن last میں بھی ہم نے وہ ریکارڈ قائم کیا جو Olympics history میں نہیں ہوا کہ جو second last contestant تھا اس سے ہم نے 14 points کم لئے ہیں اپنے contestant سے۔ یہ Olympics history میں ایک ریکارڈ ہے۔ ایک ایسی قوم اور ایسا ملک جو سکوائش، کرکٹ اور ہاکی میں عالمی شہرت رکھتا تھا۔ آج بین الاقوامی طور پر ہم sports events سے باہر ہیں۔

Madam Presiding Officer: I think, it is a very interesting subject for everybody. May be we may like to have a discussion on participation of Pakistan in Olympics.

سینیٹر سعدیہ عباسی، چیئرپرسن صاحبہ! میری ان سے یہ گزارش ہے کہ چار سال بعد پاکستان دوبارہ Olympics میں compete کرے گا۔ اگر ہم کوئی پالیسی آج اپنائیں اور اس پر سوچ بچار کریں کہ یہ جو پاکستان کی humiliation ہوئی ہے یہ آئندہ نہ ہو۔ افغانستان بھی میڈل لے آیا ہے۔ یہ ۱۸ کروڑ کا جو ملک ہے اس نے نئی تاریخ Olympics history میں لکھی ہے کہ last آنے کا بھی اس نے ایک ریکارڈ قائم کیا ہے۔ یہ شرمناک ہے پاکستان کے لئے۔ آئندہ کے لئے کوئی پالیسی بنائیں۔ سینیٹ کی کمیٹی کو فعال کریں کہ وہ بتا سکیں کہ کن events میں پاکستان آئندہ بین الاقوامی طور پر compete کر سکتا ہے۔ Thank you.

Madam Presiding Officer: Minister for Sports.

جناب نجم الدین خان، ہم پالیسی بنا رہے ہیں اور بنائی ہے۔ اس پر عمل درآمد کرنے کی ضرورت ہے۔ سینیٹ کی Standing Committee میں اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ قومی اسمبلی کی کمیٹی میں بھی اس پر بحث ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ ہم بہت جلد اس پر عمل کریں گے۔

میڈم پریذائیڈ نگ آفیسر، آخری سوال نمبر ۶، ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔

6. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 11-08-2008 at 9:00 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state:

(a) the estimated loss caused by the recent floods in the country with province wise breakup; and;

(b) the details of financial assistance or donations received on this account from foreign countries and locals and its utilization with province-wise breakup?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: (a) Summary of losses/Damages due to rain/floods as of 19th August, 2008 is given as Annex-I.

(b)
- No foreign donation has been received.
- As far as local assistance is concerned summary of relief assistance dispatched by the Federal Government is placed as Annex-II.
- Moreover, 8 NGOs approached NDMA for issuance of NOC to provide relief items and services to the affected areas. All NOCs were issued immediately. List of the NGOs and their commitment is attached as Annex-III.

Annex-I

PRIME MINISTER'S SECRETARIAT
NATIONAL DISASTER MANAGEMENT AUTHORITY
ISLAMABAD

SUMMARY OF LOSSES / DAMAGES DUE TO RAIN / FLOOD

Province	Village Affected	Persons Affected	Area Affected (Acres)	Cropped Area Affected (Acres)	Houses Damaged		Persons Died	Persons Injured	Cattle Head Perished
					Partially	Fully			
Punjab	307	103,744	539,709	70,359	1,162	3,495	41	15	8
Sindh	44	733	0	0	412	0	14	4	4
NWFP	130	250,036	13,449	9,934	4,273	8,293	67	53	15,972
Balochistan	15	14,300	0	1212	288	56	17	0	500
Total	**496**	**368,813**	**553,158**	**81,505**	**6,135**	**11,844**	**139**	**72**	**16,484**

Annex-II

PRIME MINISTER'S SECRETARIAT
NATIONAL DISASTER MANAGEMENT AUTHORITY
ISLAMABAD

SUMMARY OF RELIEF ITEMS

Province	Tents	Blankets	Plastic Mats	Ration Packs	Cooking Utensil Sets	Relief Camps Established	Persons in Relief Camps
Punjab	3,000	2,000	*6,000	-	-	39	600
Sindh	2,000	-	-	-	-	0	0
NWFP	*8,000	*16,000	*46,000	*10,000	-	18	0
Balochistan	-	-	-	-	-	0	0
FATA	200	-	-	200	200	0	0
Total	**13,200**	**18,000**	**52,000**	**10,200**	**200**	**57**	**600**

* Delivery of relief items has not yet been completed. ERC, Cabinet Division is being pursued to ensure delivery of complete quantity on emergent basis.

Annex-III

List of NGOs – NOCs Issued

S. No.	Name of NGO	Area Covered	Relief Items to be Provided
1.	Save the Children USA	Suburb of Peshawar	• NRG-5 (high Energy Biscuits), Emergency Food Ration 1248 cartons (01 carton – 24 boxes of 500 g) • Tents 90 No
		Patwar Bala and Patwar Payan areas of District Peshawar	• Cooking utensils for 900 families • Drinking Water through two water containers for 2 months
		15 UC of District Rajanpur	• Mini food packs to the pregnant and lactating mothers - 1129
2.	Helping Hand for Relief and Development	Village Kaneeza, District Peshawar	• Kitchen utensils 100 • Medical Camps for three days
3.	CONCERN	UCs Fatehpur, Hajipur, Jehanpur, District Rajanpur	• Plastic sheets 347 • Hygiene kits 200 • ORS sachet 2000 • Plastic buckets 200
4.	Muslim Hands International	Village Lal Garh, Meeran pur, Fatah Pur, District Rajanpur	• Food items for 500 families
5.	Church World Service Pakistan/Afghanistan	District Peshawar and Khyber Agency	• Tents 250 • Food Package 250 • Hygiene Kit 250 • Plastic Sheet 500
6.	OXFAM	District Rajanpur, Punjab and Peshawar, NWFP	• Hygiene Kits 1500 • Musafa (water purifier) 1500 • Plastic sheet and ropes 1500 • Buckets 1500
7.	Medecins Sans Frontieres	District Peshawar, NWFP	Medical Assistance
8.	WHO	NWFP	Medical Assistance

Note:- On request of Provincial Relief Commissioner, NWFP, NDMA has authorized him to issue NOCs in this regard.

Madam Presiding Officer: Yes, supplementary question.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میرے خیال میں یہاں پر کوئی متعلقہ وزیر نہیں ہے۔ دکھائی تو نہیں دیتا ہے۔

Madam Presiding Officer: Minister Incharge of Prime Minister Secretariat?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، کوئی ہے؟ کون ہے؟ ایڈوائزر صاحب تو مذہبی امور کے ہیں۔

Madam Presiding Officer: Leader of the House is here and he will coordinate. Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، مجھے افسوس ہے کہ 20 supplementaries پورے سینیٹ کی تاریخ میں پہلے نہیں تھے۔ اس دفعہ یہ بتایا جائے کہ 7 questions ہیں اس لئے ہم زیادہ دیں گے۔ تو ابھی اگر آپ مہربانی نہ فرماتیں تو یہ time بالکل ختم ہو گیا تھا۔ یہ تو آپ کی مہربانی ہے۔ آپ ہماری colleague ہیں اور آپ نے ہمارا خیال رکھا، لیکن بات یہ ہے کہ 3 supplementary سے زیادہ وقت دینا ٹھیک نہیں ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کو تو ہمیشہ time ملتا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میرا سوال ہے کہ گزشتہ سیلابوں سے متعلق میں نے صوبہ وار سوال کیا ہے کہ کتنے نقصانات ہوئے ہیں اور بیرونی امداد کتنی ملی ہے؟ اور کتنی امداد خرچ کی گئی ہے؟ میرے سوال کے تین جز تھے اور تینوں جز کے جواب غلط ہیں۔ بلوچستان کے damage کی جو detail دی ہے' انہوں نے لکھا ہے کہ ۱۵ گاؤں کا نقصان ہوا ہے جبکہ تربت کے تقریباً ۳۰ سے زیادہ گاؤں damage ہوئے ہیں۔ یہ منسٹری نے انتہائی غلط جواب لکھا ہے۔ اس میں جو 14300 persons affect ہوئے ہیں یہ بھی غلط ہے۔ پورے بلوچستان میں' مکی، نصیر آباد' خضدار' قلات اور تربت میں لوگ affect ہوئے ہیں۔ انہوں نے جو relief کا item دیا ہے اس میں بلوچستان کا nil لکھا ہوا ہے۔ تینوں صوبوں کو راشن وغیرہ دیا ہے جبکہ

بلوچستان is nil جبکہ سب سے زیادہ سیلاب بلوچستان میں آیا تھا۔ میں نے رضا ربانی صاحب سے پہلے بھی کہا تھا چونکہ ہمارا تعلق زیت سے ہے' وہاں پر ہزاروں لوگ ابھی بھی اس گرمی میں خیموں میں رہتے ہیں اور ان کے لئے کوئی relief' ان کے گھروں کی تعمیر نو کے لئے کوئی رقم ابھی تک نہیں دی گئی۔ تو رضا ربانی صاحب نے باقاعدہ وزیر خزانہ سے پتا کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ۸ ارب روپے approve کئے ہیں اور وہ ہم بلوچستان کو transfer کریں گے۔ وزیراعظم سے ملاقات میں دو بار ہم نے .ہاں احتجاج کیا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ پیسے جلدی release ہوں گے' لیکن آج تک چیئر پرسن صاحبہ! یہ پیسے release نہیں ہوئے ہیں۔ صرف ۵۰ کروڑ release ہوا ہے۔ چیف سیکرٹری کہتا ہے کہ میں ان کو کہاں خرچ کروں۔ تو اگر یہ صورتحال ہے تو مجھے منسٹر یا رضا ربانی صاحب جواب دے دیں کہ یہ جو approved پیسے ہیں اور پڑے ہیں وزیر خزانہ صاحب کے پاس تو آخر یہ پیسے ابھی تک release کیوں نہیں کئے گئے۔ یہ جو جواب غلط دیا گیا ہے اس کے بارے میں مجھے کس طرح مطمئن کریں گے؟

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، سینیٹر یاسمین شاہ صاحبہ۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، میڈم! مجھے تو حیرانی یہ ہو رہی ہے کہ بلوچستان اور سندھ میں نہ زمینوں کو کوئی نقصان ہوا ہے' نہ لوگ اتنے مرے ہیں' نہ گھر damage ہوئے ہیں' نہ زراعت کو کوئی مسئلہ پیش آیا ہے اور نہ جانور مرے ہیں۔ بلوچستان اور سندھ کے جو لوگ ہیں وہ میں سمجھتی ہوں کہ وہ زمین سے کوئی سو فٹ اوپر رہتے ہیں۔ وہ زمین کے اوپر نہیں رہتے۔ تو اتنے سیلاب آنے کے بعد بھی ان دو صوبوں میں کوئی نقصان نہیں ہوا۔ تو kindly جب رپورٹ دیتے ہیں تو وہ الٹی سیدھی رپورٹ دے دیتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے منسٹرز صاحبان سے کہ مہربانی کرکے یہ عوام کا مسئلہ ہے' پاکستان کے پیسے کا مسئلہ ہے آپ ذرا صحیح رپورٹ وہاں سے collect کر لیا کریں اور پھر آپ House کے سامنے statement دیا کریں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، سینیٹر آغا پری گل صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحبہ! شکریہ بہت بہت۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ سینیٹ کے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے؟ سینیٹ کے ساتھ اتنا مذاق ہو رہا ہے۔ میرا خیال ہے

یونین کونسل میں بھی اگر اس طرح کے سوالات ہوں تو وہاں پر بھی اتنا مذاق نہیں ہوتا جتنا یہاں سینیٹ کے ساتھ ہو رہا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، سوال کیا ہے؟ آپ سوال پوچھیے۔

سینیٹر آغا پری گل، سوال یہی ہے، بلوچستان میں سیلاب سے متعلق سوال ہے۔ آپ یقین کریں، یہ میرے بلوچستان کے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں ہمیں غلط بولنے کی ضرورت بھی کیا ہے۔ جب سیلاب آیا تو اتنے سارے لوگ مرے ہیں اور وہاں پر اتنے سارے لوگ بےگھر ہوئے ہیں۔ لوگوں کی زمینیں برباد ہوگئیں۔ پانی لوگوں کو پتوں کی طرح بہا کر لے گیا اور لوگ مر گئے، لوگوں کا بیڑہ غرق ہوگیا۔ اتنا نقصان بلوچستان کو ہوا ہے، سندھ کو ہوا ہے کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتی۔ اتنے بڑے پیمانے پر سیلاب آیا ہے۔ جھل مگسی کی طرف جا کر دیکھیں، گوٹھ جمالی کی طرف جا کر دیکھیں۔ آپ گوادر اور تربت کی طرف جا کر دیکھیں۔ میں کہتی ہوں اللہ کی قسم اتنے لوگ مرے ہیں، اتنے زیادہ لوگوں نے پہاڑوں میں پناہ لی ہوئی ہے اور پھر اتنا جھوٹ جواب یعنی nil ہے۔ یہ دیکھیں، یہ کیا ہے۔ اس پر action لیا جائے اور جس نے اس سوال کا جواب بنایا ہے اس وزارت کے خلاف بھی action لیا جائے۔ یہ پورے ہاؤس کی بے عزتی ہے۔ تمام ممبران کی بے عزتی ہوئی ہے۔ یہ بہت غلط guide کرتے ہیں۔ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ آپ action لیں۔ یہ بہت غلط بات ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا : جناب والا! page No.4 پر جو انہوں نے annexure دیا ہے، اس میں اگر آپ دیکھیں تو سندھ میں village affected - 44, persons affected - 733, area affected - zero اور فصل کتنی برباد ہوئی، زیرو۔ پھر بلوچستان میں دیکھیں village affected - 15, میرے خیال میں یہ village فضا میں تھے کہ وہاں پر area affect ہی نہیں ہوا۔ بالکل similar answer آیا ہوا ہے، area affected - zero اور persons affected - 14300. میرے خیال میں سنجیدگی نہیں ہے۔ یہ پتا نہیں کیا ہو رہا ہے۔

Madam Presiding Officer: Dr. Khalid Ranjha sahib. This is the last supplementary.

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا: یہ رپورٹ آئی ہے اور لگتا یوں ہے کہ وزیر صاحب نے اسے پڑھنے کی جسارت نہیں کی اور جیسے جواب آیا' اپنے آپ کو پوسٹ آفس سمجھ کر ہاؤس میں پیش کردیا۔ یہ بھول گئے کہ غلط رپورٹ دینے سے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ میں بڑے ادب سے کہوں گا کہ اس پوری رپورٹ کو واپس کیا جائے اور وزیر صاحب ہمیں یہ بتائیں کہ کون کون سا آدمی ملوث ہے اس رپورٹ کے مرتب کرنے میں اور صحیح حقائق ہاؤس کو بتائے جائیں۔

Madam Presiding Officer: Please have a seat. Minister Incharge may like to take the floor now.

(Interruption)

Madam Presiding Officer: Please, please, no cross talk please. Have a seat please. Minister has the floor. Let him answer.

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، محترمہ! کمیٹی کا کوئی جواب نہیں آتا ہے۔ مہربانی کرکے اس پر ادھر ہی debate کریں اور ادھر ہی فیصلہ کریں۔ ہم کمیٹی کے حق میں نہیں ہیں۔

Madam Presiding Officer: Minister has the floor. Let him answer.

Senator Farooq Hamid Naek (Minister for Law): I am not denying, I am the Law Minister. If the honourable member allows me, I will answer to the queries that have been raised.

جو شک و شبہات ان کے دلوں میں آئے ہیں' with regard to the summary of losses and damage that has been submitted. اس کو ہم پھر سے revalue, reassess کرا لیتے ہیں تاکہ پتا چلے کہ یہ figures صحیح ہیں یا غلط ہیں۔ بابا بولنے تو دو-----

Madam Presiding Officer: No cross talk please. Let him answer. Minister sahib please address the Chair.

سینیٹر فاروق حامد نائک، اس کو re-evaluate کرا لیتے ہیں' ان کے figures

بارے میں یہ بھی پتا کرا لیتے ہیں کہ یہ figures کس نے prepare کیے تھے اور اگر honourable members کے پاس figures ہیں جن سے یہ substantiate کر سکیں کہ یہ جو figures دیے گئے ہیں by the concerned officer, they are not correct, they are welcome to do so. لہذا میں یہ request کروں گا کہ اس سوال کو defer کر دیں اور میں ہاؤس کو assure کرتا ہوں کہ we will come back.

Madam Presiding Officer: Is that O.K.? We defer the question. Next rota day پر اس کا جواب دے دیں۔ O.K. that is the end of question hour. It is a long question hour.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، ایک آخری سوال ہے مذہبی امور کے حوالے سے' نمبر 7۔

Madam Presiding Officer: I don't have that question here. I am sorry, I don't have the question here.

ابھی اس کا جواب تو ہو گیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، نہیں سوال نمبر 7 الگ ہے' یہ سوال نمبر 6 تھا جس کا جواب آیا ہے۔ یہ مذہبی امور اور زکوٰۃ کے حوالے سے ہے۔

Madam Presiding Officer: We have a long Question Hour. اس کو رہنے دیں' we will take it as read, پھر آپ کا point of order رہ جائے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، یہ تو آخری سوال ہے' آپ اس کو لے لیں۔

Madam Presiding Officer: O.K. Keep it brief. Question No.7, Dr. Muhammad Ismail Buledi.

Q.No.7.

7. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 11-08-2008 at 09:00 a.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state:

(a) the amount released to the provinces from Zakat fund during the last five years with province wise break up; and

(b) the amount released to the religious schools (Madrassahs) out of that fund during the said period with province-wise breakup?

Syed Hamid Saeed Kazmi: (a) A statement showing amount of Zakat Fund released to each Province/Area during the last five years is annexed.

(b) Nil.

STATEMENT SHOWING AMOUNT OF ZAKAT RELEASED TO EACH PROVINCE /AREA DURING THE LAST FIVE YEARS

S.No.	Province / Area	Amount Released (Rs. in Million)				
		2002-03	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07
1.	Punjab	5355.992	4318.939	4349.768	2934.685	3031.768
2.	Sindh	2210.317	1598.422	1107.994	1031.958	946.732
3.	NWFP	1359.704	1028.083	1031.068	690.396	719.559
4.	Balochistan	464.016	371.297	249.935	214.917	219.697
5.	I.C.T	50.829	42.533	43.284	27.347	27.347
6.	Northern Areas	82.931	63.749	53.370	45.000	45.000
	Total:-	9523.789	7423.023	6835.419	4944.303	4990.103

Madam Presiding Officer: Any supplementary question?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذہبی امور نے صوبوں کو کتنی رقم زکوۃ فنڈ میں دی ہے اور اس فنڈ سے سکول اور مدرسوں کو کتنی رقم جاری کی ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: اس میں جو ضمنی سوال ہے وہ پوچھیے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: ضمنی سوال یہ ہے کہ ہماری وزارت نے جواب دیا ہے کہ کوئی مدرسہ یا کسی سکول کو کوئی رقم نہیں دی گئی ہے جبکہ مدرسوں کو رقم دی جا رہی ہے۔ ہر صوبے میں مدرسوں کے لئے رقم مختص ہوتی ہے۔ میرے خیال میں یہ جواب بھی درست نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ جو انہوں نے figures دیے ہیں province-wise, تو یہ بھی دیکھیں کہ بلوچستان کے لیے آبادی کے لحاظ سے یہ رقم بہت کم ہے اور مشیر صاحب کیونکہ ابھی آئے ہیں، ہمیں پتا ہے کہ یہ بڑے active ہیں اور وہ وزارت کو ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حج کے معاملے میں بھی وہ انشاء اللہ تعالیٰ بہتر انداز میں کوشش کریں گے۔ جناب چیئرمین! ہمارے صوبے میں بہت سارے ایسے districts ہیں کہ پانچ سال تک ان کے local Chairman بھی نہیں بن سکے اور ان پانچ سالوں میں جو رقم ان کے لیے مختص کی گئی تھی وہ lapse ہوگئی۔ لہٰذا وزارت اس کی inquiry کرے۔ وہ صوبوں کو لکھیں اور ان کو پابند کریں کہ اتنے وقت میں اپنے local Zakat Chairman منتخب کرکے بھیج دیں۔ اگر وہ نہیں بھیجیں گے تو ان کی inquiry کریں۔ وزیر صاحب مجھے یہ بھی بتائیں کہ یہ جو تفصیل دی گئی ہے صوبوں کے بارے میں یہ کس حوالے سے ہے، آیا یہ آبادی کے حوالے سے ہے یا کس حوالے سے ہے؟

Madam Presiding Officer: Minister sahib you have the floor.

سید حامد سعید کاظمی (مشیر برائے مذہبی امور و زکوۃ و عشر): شکریہ میڈم چیئرپرسن۔ پہلی گزارش تو یہ ہے کہ یہ جو جواب دیا گیا ہے کہ کسی دینی مدرسے کو کوئی گرانٹ نہیں دی گئی، یہ جواب درست ہے۔ دراصل امداد اداروں کو اور مدارس کو نہیں دی جاتی بلکہ وہ مستحقین کو دی جاتی ہے اور وہ طلبہ جو دینی مدارس میں پڑھتے ہوں ان کی باقاعدہ لسٹ طلب کرکے اور ان کے گریڈ کے حساب سے، کس کلاس میں وہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں، اس حساب سے ان کے لیے

زکوٰۃ فنڈ allocate کئے جاتے ہیں اور وہ ان کو دیئے جاتے ہیں وہ طلبہ کے لیے ہوتے ہیں اداروں کے لیے نہیں ہوتے۔ جہاں تک سوال کے دوسرے حصے کا تعلق ہے کہ جی زکوٰۃ کمیٹیاں نہیں بن سکیں اور funds lapse ہوگئے اور پانچ سال تک اس طرح سسٹم چلتا رہا تو میں عرض کروں گا کہ وزارت حج و زکوٰۃ اورعشر کے تحت ایک سنٹرل زکوٰۃ کونسل بنتی ہے اور سنٹرل زکوٰۃ کونسل پھر آگے صوبائی زکوٰۃ کونسل بناتی ہے اور پھر آگے ڈسٹرکٹ level پر اور مقامی سطح پر زکوٰۃ کمیٹیاں بنتی ہیں' اگر وہ نہیں بنیں تو پانچ سال کا عرصہ تو کافی عرصہ پہلے lapse ہوگیا وہ اس لیے کہ یہ جو موجودہ زکوٰۃ کونسلیں ہیں یہ بھی 2007 میں بنی تھیں' اس کو بھی ایک سال ہونے کو آیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے اور میں مانتا ہوں کہ یہ رپورٹس مجھ تک آئی ہیں کہ جی دو تین صوبوں سے زکوٰۃ فنڈ واپس گئے ہیں۔ It was really very amazing کہ پاکستان کے اندر غربت دور ہوگئی اور لوگ خوشحال ہوگئے کہ زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ رہا اور فنڈز واپس چلے گئے'' لیکن ظاہر ہے کہ یہ mismanagement تھی اور مقامی زکوٰۃ کونسل کی کارکردگی صحیح نہیں تھی۔ اس کی رپورٹس مانگی گئی ہیں' جو بھی جواب آیا انشاء اللہ ہاؤس میں پیش کر دیں گے۔

Madam Presiding Officer: Thank you. That brings us to the end of question hour. We have two small agenda items which we have to take first and then we will move on to points of order. Agenda item No.2, leave applications. We have leave from

Leave of Absence

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: الیاس احمد بلور صاحب عمرے کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب گئے ہوئے ہیں اس لیے 26 اگست تا دو ستمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Madam Presiding Officer: What the Minister of Law would like to move ordinance now or should we move on to point of order.

Ordinance to be laid item No.3.

Laying of Ordinance

Senator Mian Raza Rabbani: Madam Presiding Officer, I beg to lay before the Senate the Prevention of Electronic Crimes Ordinance, 2008 (Ordinance No. IV of 2008) as required by clause (2) (a) (ii) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Madam Presiding Officer: Ordinance stands laid.

سینیٹر میاں رضا ربانی: میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، اس سے پہلے کہ آپ points of order لیں میں سمجھتا ہوں آج کم از کم اس بات کا ذکر ضرور ہونا چاہیے کہ احمد فراز صاحب اب ہم میں نہیں رہے۔ احمد فراز صاحب کا ICU شفاء انٹرنیشنل اسلام آباد میں انتقال ہوا ہے۔ وہ امریکہ سے جب تشریف لائے تھے، وہ وہاں پر بھی علیل تھے اور شکاگو کے ہسپتال میں تھے کیونکہ ان کا kidney failure ہوا تھا۔ احمد فراز صاحب پاکستان کے بڑے مقبول شاعر تھے۔ He was progressive and his poetry preached change ان کی شاعری نے اردو ادب کو بہت حد تک enrich کیا۔ میڈم پریذائیڈنگ آفیسر ان کی شاعری پاکستان کے غریب، محنت کش اور مظلوم عوام کے لیے تھی۔ اس لیے ایوان اقتدار میں ان کو کبھی بھی سراہا نہیں گیا، لیکن وہ پاکستان کے غریب، مظلوم اور پسے ہوئے طبقات کی نمائندگی کرتے تھے۔ اسی سلسلے میں، جب جنرل ضیاء الحق غاصبانہ طور پر برسراقتدار آئے، تو انہیں جلاوطنی کی زندگی بسر کرنی پڑی کیونکہ جنرل صاحب کو ایک تو ان کی شاعری اور دوسرا یہ کہ وہ پاکستان پیپلز پارٹی کی اس حکومت میں پاکستان اکادمی ادبیات کے سربراہ تھے۔ جب پھر ملک کے اندر جمہوری راج واپس آیا تو وہ واپس آئے اور اس وقت محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی حکومت تھی۔ انہیں نیشنل بک فاؤنڈیشن کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اردو ادب ان کی وفات سے ایک vacuum محسوس کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی یاد میں سینیٹ میں ضرور بات ہونی چاہیے۔

سینیٹر کامل علی آغا: میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، اس میں کوئی شک نہیں کہ احمد فراز

صاحب ایک محب وطن شاعر تھے۔ اردو ادب میں ان کی خدمات آئندہ زندگی میں بھی سراہی جائیں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی شاعری یقینی طور پر پاکستان اور پاکستانیوں کے دل کی آواز تھی۔ ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کسی ایک پارٹی کے ساتھ منسوب کرنا، میں سمجھتا ہوں کہ ان کی خدمات کو سراہنے کی بجائے کم تر کرنے کے برابر ہوگی۔ ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ان کے لیے فاتحہ بھی کہی جائے اور ان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے قرارداد بھی پیش کی جائے۔

(اس مرحلے پر اذان مغرب سنائی دی)

Madam Presiding Officer: We will now start with points of order after the prayer.

پہلے مری صاحب اور فراز صاحب کے لیے فاتحہ خوانی کرلیں۔ اس کے بعد we move on to Dr. Abdul Malik.

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک : میڈم پریذائیڈنگ آفیسر صاحبہ، ایک چیز طے ہوئی تھی کہ تربت میں فائرنگ ہوئی ہے، ڈیرہ اللہ یار میں بھی فائرنگ ہوئی ہے، اس کا پوائنٹ آف آرڈر ہم لے لیں گے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : ایک منٹ پہلے فاتحہ پڑھ لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک : آپ اس وقت بلائیں گے جب پریس چلا جائے گا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر : ایک منٹ آپ تشریف رکھیں، ڈاکٹر مالک کے بعد آپ کو بلائیں گے۔

Fateha

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری : محترمہ پریذائیڈنگ آفیسر صاحبہ، ہمارے معزز سینیٹر جناب میر محبت مری صاحب کے بڑے بھائی تاج محمد خان سترہ اگست کو وصال فرما گئے

ہیں۔ پورے ہاؤس سے میں التجا کروں گا کہ ان کے لیے فاتحہ خوانی کی جائے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر ، صاجزادہ خالد جان صاحب فاتحہ کریں۔

(اس مرحلے پر (سینیٹر صاجزادہ خالد جان) نے تاج محمد خان مری اور احمد فراز کے لیے فاتحہ خوانی کی)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر ، جی ڈاکٹر مالک صاحب۔ We are now on point of order.

Points of Order: Law and Order Situation in Balochistan.

Senator Dr. Abdul Malik: Let me start.

Madam Presiding Officer: Yes please. Dr. Abdul Malik.

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک ، شکریہ میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، ہم اس لیے گزارش کر رہے تھے کہ شروع دن سے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ point of order ہم پہلے لیں گے بعد میں چیئرمین صاحب نے کہا کہ ہم آپ لوگوں کو وقت دے دیں گے، لیکن شاید اس وقت میرے لیے کوئی problem اتنا نہیں ہے جتنا کل تربت میں واقعہ رونما ہوا۔ نواب اکبرخان بگٹی شہید کی دوسری برسی کے موقع پر آج تمام بلوچستان میں شٹر ڈاؤن ہوا ہے، پہیہ جام رہا ہے۔ کل تربت میں پرامن مظاہرہ کرنے والوں پر فائرنگ کی گئی۔ وہاں دو آدمی مار دیئے گئے۔ چھ کے قریب اب تک زخمی ہیں اور just for nothing ایف سی نے وہاں پر بدمعاشی سے تربت کے چوک پر فائرنگ کی اورمعصوم لوگوں میں ایک جرنلسٹ بھی شامل ہے۔ آج ڈیرہ مراد میں بم بلاسٹ کیا گیا جس میں 37 آدمی زخمی ہو گئے۔ میں رضا ربانی صاحب کا مشکور ہوں کہ ان کی کوششوں سے Interior Minister Sahib نے ہمیں briefing دے دی ہے، لیکن اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ان ایوانوں میں بیٹھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

میں اس حوالے سے اپیل کرتا ہوں کہ انکوائری کی جائے اور ایف سی کے جو لوگ ذمہ دار ہیں ان کے خلاف FIR کاٹی جائے۔ جب تک آپ ان کے خلاف ایف آئی آر نہیں کاٹیں گے

بلوچستان میں اس طرح کے روزمرہ کے واقعات ہوتے رہیں گے۔ میں سمجھتا ہوں دوسرے لوگ بھی بات کریں گے۔ اس کے بعد میں ہم اس issue پر ٹوکن واک آؤٹ کر جائیں گے، لیکن بات کرنے کے بعد۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، بلیدی صاحب۔

Firing Incident in Turbat

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، کل 25 تاریخ کو تربت میں نواب بگٹی شہید کی برسی کے حوالے سے ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا اور DPO سے میری بات ہوئی، DCO سے میری بات ہوئی دونوں نے صوبائی حکومت سے clear کر کے ان کو باقاعدہ اجازت بھی دے دی کہ آپ جلسہ کر سکتے ہیں۔ جب صبح ایف سی والوں نے DPO کو فون کیا کہ آپ دفعہ 144 لگائیں تو DPO نے کہا کہ میں نے ایف سی کے جنرل کو کہا کہ میرے پاس اس کا کیا جواز ہے۔ یہ ایک پرامن جلسہ ہے۔ انہوں نے اوپر سے بھی اجازت لی ہے تو میں کیوں دفعہ 144 نافذ کروں۔ اس کے بعد DPO نے کہا ہے کہ وہ ریلی کی شکل میں کالج میں آئے پھر وہاں سے چلے گئے چوک میں۔ مجھے بتائیں کہ وہاں DPO موجود تھا، انتظام صحیح تھا، کہیں گڑ بڑ کا خطرہ نہیں تھا تو وہاں ایف سی والے آ کر چھتوں پر چڑھ گئے اور وہاں شیلنگ اور فائرنگ شروع کر دی جبکہ صبح سے DPO کہتا ہے کہ میں نے چیف سیکریٹری اور آئی جی سے کہا کہ آپ ایف سی والوں کو منع کریں کہ وہ حالات خراب نہ کریں۔ اس کی ضرورت کیا ہے؟ اس کے باوجود ایف سی والوں نے لوگوں کو مارا اور میرے اپنے گاؤں کا پچیس سالہ نوجوان جو میرا عزیز ہے اور اس کا نام الطاف ہے وہ شہید ہو گیا۔ کل اس کا جنازہ میرے گاؤں بلیدہ میں ہوا۔ وہاں سوگ کی کیفیت تھی۔ میں ادھر ہاؤس میں صبح سے کہہ رہا ہوں کہ یہ اہم مسئلہ ہے۔ یہاں پر کبھی کسی کے انتقال پر تعزیت ہو رہی ہے، کبھی کسی question پر بحث۔ یہ عجیب سلسلہ ہے۔

DPO نے واضح کیا کہ میں نے تمام اداروں کو اطلاع دی، چیف سیکریٹری کو، ہوم سیکریٹری کو سب نے کہا کہ ہم بے بس ہیں۔ ہمارا بس نہیں چلتا ہے۔ میں چاہوں گا کہ رحمان ملک صاحب یہ ہمیں بتائیں کہ اگر اس ملک کے مالک ایف سی والے ہیں، آرمی والے ہیں تو پھر اس

چیز کی ضرورت کیا ہے کہ ایف سی والے Interior Ministry کے under کام کرتے ہیں اور وہ لوگوں کو خواہ مخواہ ذلیل کرتے ہیں۔ اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ رحمان ملک صاحب! اس کی انکوائری سے ہماری کوئی تسلی نہیں ہوتی اور رحمان ملک صاحب ہمیں بتائیں کہ پتا کیا ہے اور ایف سی والے جنہوں نے یہ واقعہ کیا ہے ان کو پھانسی دی جائے اور میں تمام بلوچستان والوں سے اپیل کرتا ہوں اور اپوزیشن والوں سے کہ ہمارے ساتھ واک آؤٹ کریں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: پہلے Minister Sahib کا جواب تو سن لیجئے۔

(اس مرحلہ پر بلوچستان اور کچھ اپوزیشن کے سینیٹروں نے ہاؤس سے واک آؤٹ کیا)

Madam Presiding Officer: Should we adjourn it for fifteen minutes?

Senator Mian Raza Rabbani : About ten, fifteen minutes for prayers.

Madam Presiding Officer: Let us see, if they are ready to come, we can continue with the point of orders. Senator Saadia Abbasi Sahiba, would you like to take a point of order now?

Disbanding of NAB

Senator Saadia Abbasi: My point of order relates to the resolution that was passed in the last session of the Senate relating to the National Accountability Bureau. It was passed unanimously. It was the sense of this House that the National Accountability Bureau should be dissolved. It should be disbanded.

اس پر آج تک حکومت نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر ان کی طرف سے کوئی response

نہیں آیا اور اگر

It was a sense of the Upper House of the Parliament that it should be dissolved then I think the Law Ministry should have taken notice of it and should have informed this House about what it is going to do. The issue was that NAB has been an instrument of oppression. It should not have been continued by this democratic government and

اس کے بعد جو incident ہوا ڈاکٹر صفدر عباسی صاحب کے ساتھ اس پر جب ہمارا protest ہوا' اسی بات پر ہوا کہ یہ ان کے ہتھکنڈے

is violation of the rights of the citizens of Pakistan and it is time that the Law Ministry tells us and we want that bureau to be disbanded. It is not enough

کہ اس پر خاموشی اختیار کی جائے اور جو تنخواہیں دی جا رہی ہیں نیب کے چیئرمین کو اور باقی Prosecutors کو اس کو فی الفور بند کیا جائے' اس کو freeze کیا جائے اور ایک کمیٹی بنائی جائے جو ان cases کو دیکھے کہ ان میں کوئی میرٹ ہے بھی کہ نہیں ہے۔ شکریہ۔

Madam Presiding Officer: Senator Talha Mahmood wanted to raise a point of order. I think we are through with the Balochistan issue. May be you may like to answer. OK. Senator Badini Sahib.

Kidnapping of Youth from Balochistan and high handedness, of F.C.

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، میڈم! ہم اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ' ملک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور ادھر ہمارے بھائی لوگ ایف سی کی شکایت کر رہے ہیں تو یہ پہلے اپنے گھروں کو سنبھالیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سپیکر بلوچستان نے شکایت کی' حب میں جاکر اس کا دفتر اڑایا۔ اگر ہم لوگ ان کا نام لیں گے تو ادھر وہ ہمیں نقصان دیں گے۔ ہم ڈرتے بھی

ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کے کنٹرول میں نہیں ہیں میرا خیال ہے ان سے خدا بھی نہیں پوچھتا ہے۔ گھروں میں گھس کر جوانوں کو اٹھا کر لے جاتے ہیں کوئی پتا نہیں کہ کدھر لے گئے ہیں۔ ٹھیک ہے مجرم ہیں ، ان پر کیس کرو ، جیل دو ، ان کو پھانسی دو ۔ یہ نہیں ہے کہ اب پتا نہیں ہے کہ مردہ ہے یا زندہ ہے ۔چھ مہینے ، سال کے بعد لا کر پھینک دیتے ہو۔ ہم ملک صاحب سے request کرتے ہیں ۔میں نے سنا ہے بلوچستان بھی جا رہے ہیں میرا خیال ہے کہ ان کو ایوان سے صحیح رپورٹ نہیں آ رہی ہے چونکہ جتنا بھی میڈیا ہے اگر وہ ان خبروں کو نہ چلائیں ورنہ کوئی بھی رپورٹ نہیں دیتا ہے۔ حالت یہ ہے کہ ہم FC کا نام لے رہے ہیں۔ ہم دیہاتوں میں رہتے ہیں۔ سب سے پہلے FC ہم پر حملہ کرے گی کہ آپ نے کیوں یہ بات کی ہے؟ اس کا بڑا ثبوت سپیکر بلوچستان تھا اس کے office کو اڑایا۔میرا خیال ہے کہ اس نے ملک صاحب سے شکایت کی تو اس کا یہ حال ہو گیا ہے۔اب ان سے request کرتے ہیں کہ ان کو سنبھالیں ۔خالی meetings سے کچھ نہیں ہوتا ہے ۔ order کریں تاکہ ادھر لوگوں کو پتا بھی چلے کہ کچھ ہو گیا ہے ۔شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ ، مولانا راحت صاحب کا point of order اسی law & order کے متعلق ہے۔ Is it about law & order? تو بادینی صاحب کا ہو گیا۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی، ایک منٹ بلیدی صاحب ، میری آپ سے ایک گزارش ہے کہ سارے law & order کو club together نہ کریں۔ بلوچستان کا ایک حساس مسئلہ ہے اور اس پر advisor صاحب کو statement دینے دیں۔

Madam Presiding Officer: O.K. Advisor to Prime Minister for Interior. Now this is about Balochistan.

Mr. Rahman Malik (Advisor to Prime Minister for Interior): Sir, the things started today. Kindly allow me I am grateful madam Chairperson sahiba.

(Interruption)

Madam Presiding Officer: I have already given the floor to the Minister. Let him give answer. Then you can take the floor.

Senator Sardar Jamal Khan Leghari: No, because then he will again have to stand up and again give an answer.

Madam Presiding Officer: He will do that. Please have a seat.

Mr. Rahman Malik: Madam Chairperson! Thank you very much for giving me the floor.

سب سے پہلے میں اپنے دوست جو ہمارے بلوچستان کے ہیں ان کے walk out ختم کرنے پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں پچھلے دو ڈھائی گھنٹے سے یہاں موجود ہوں اور تقریباً ۴۵ منٹ باہر بیٹھ کر جتنے ہمارے Senators from Balochistan ہیں ان کو میں نے موجودہ حالات پر پوری briefing دی ہے۔سب سے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو تربت کا واقعہ ہوا ہے، نہایت افسوس ناک ہے ۔ ڈاکٹر مالک صاحب اور بلیدی صاحب نے فرمایا وہ انہوں نے بالکل ٹھیک کہا، قانون یہ کہتا ہے کہ کوئی بھی law enforcement personnel جو ہے اس وقت تک گولی نہیں چلا سکتا جب تک اس کو مجسٹریٹ order نہیں دیتا۔ابھی تک جو preliminary inquiry ہے اس کے مطابق FC والوں نے گولی چلائی ہے without the permission of the Magistrate. اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ایک joint investigation team مقرر کی ہے to fix the responsibility اور اس میں Director FIA ,equivalent to the rank of DIG ایک IB representative سے ، ایک ISI سے اور ایک provincial government سے اس میں include کیا ہے اور this as I am talking here, investigation team is already there in Turbat and they will give me the report within four days. But I would like to submit here کہ law & order کا مسئلہ یا جو ایسے مسائل ہیں وہ فیڈرل گورنمنٹ کے purview میں نہیں آتے ہیں۔ Basically

it is a provincial subject اور ہم نے Provincial Government سے بھی request کی ہے کہ ہمیں یہ report جلدی دیں تاکہ اس کا کوئی حل نکالا جا سکے۔ میں تھوڑا سا background میں جاؤں گا۔ سب کے جذبات کی قدر کرتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ یہ معاملہ آپ کو پتا ہے بڑے سالوں سے چل رہا ہے ۔ بگٹی صاحب شہید ہوئے اور within the same period جو وہاں پرانا system تھا Levies کا ' Elders کا' مشیران کا 'وہ ختم کیا گیا اور جو law enforcement کا regional area تھا وہ نکال کر کچھ پولیس کو دیا گیا اور کچھ FC کو دیا گیا ۔ Basically وہاں پر جو FC ہے وہ under the section of laws کے تحت operate کرتی ہے یہ شکایات صرف ہاؤس میں نہیں ہمیں شکایات باہر سے بھی ملیں ہیں اور کل ایک delegation آیا تھا جس نے مجھ سے ملاقات کی اور یہی واقعہ جو تربت والا ہے اور ایک مچھ کا واقعہ میرے نوٹس میں لائے۔ دونوں میں ہم نے investigation order کی ہے ۔میں یہاں عرض کرتا چلوں کہ freedom of expression اس گورنمنٹ کی پالیسی کا ایک حصہ ہے اور ہر کسی کو جلوس کی اجازت ہونی چاہیے ۔آپ نے دیکھا ہوگا کہ long march میں ہم نے ہر ایک کو اجازت دی اور اتنا بڑا crowd آیا اور ہم نے اس کو handle کیا اسی جذبے کے تحت ہم چاہتے ہیں اور چاہتے تھے کہ ایسا واقعہ پیش نہیں آنا چاہیے تھا اور اگر انہوں نے کوئی جلوس نکالنا چاہا تو اس پر فائرنگ نہیں ہونی چاہیے ۔میں ہاؤس کو یہ باور کراتا ہوں کہ دونوں investigations جو مچھ اور تربت کی ہیں اس میں FIR درج کریں گے اور جو بھی اس میں ملوث پایا گیا۔اس کے خلاف action لیا جائے گا۔ thank you very much Madam۔

Madam Presiding Officer: Thank you, Senator Jamal Leghari please take the Floor.

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل ، بلوچستان کے صرف دو سینیٹرز کو آپ briefing دیتے ہیں۔یا صرف اپنی پارٹی کے ممبران کو دیتے ہیں؟

جناب رحمٰن ملک ، نہیں جی' اپنی پارٹی نہیں ہے ۔ سارے سینیٹرز تھے ۔ سات

سینیٹرز تھے۔میں آپ کو دوبارہ brief کر دوں گا۔میں آپ سے معافی چاہتا ہوں ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، Advisor صاحب ان کو brief کریں۔

سینیٹر آغا پری گل، یہ غلط ہے کہ دو سینیٹر بلوچستان کی نمائندگی کریں۔

جناب رحمٰن ملک ، میں یہ کرتا ہوں کہ صرف بلوچستان کے سینیٹرز ہی نہیں بلکہ پورے ہاؤس کو میں in camera briefing دیتا ہوں اور پوری detail بتا دوں گا اور صرف بلوچستان کو نہیں بلکہ سارے سینیٹرز کو جس دن چاہیں مجھے صرف 24 hours کا notice دیں تو میں in House پوری detail دیتا ہوں۔شکریہ

Madam Presiding Officer : Now, Senator Jamal Leghari has the Floor.

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری ، بہت شکریہ جناب میڈم۔ ۱۴ اگست کو پاکستان کے اندر Independence Day celebrate کیا جاتا ہے بہت fervour کے ساتھ ۔ اس سال ۱۴ اگست کو جو Independence Day تھا بدقسمتی سے بلوچستان کے اندر کوئی ایک سرکاری تقریب نہیں منعقد ہوئی ۔۱۵ اگست کو جو ہندوستان کا Independence Day ہے ۔ جناب چیف منسٹر بلوچستان عام تعطیل کا اعلان فرماتے ہیں ۔میں پورے پاکستان کی توجہ ان الفاظ کے ساتھ اپنی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کیا پاکستان کی فیڈرل گورنمنٹ کو اس چیز کا نوٹس ہے؟ اور اگر نوٹس ہے تو وہ پھر کیوں؟ کی کیفیت میں مبتلا ہیں ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، لیڈر آف دی ہاؤس۔

Senator Mian Raza Rabbani : I will inquire the matter tomorrow.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، پروفیسر صاحب ۔

Solidarity With Kashmir

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - محترمہ چیئر پرسن صاحبہ ! میں آپ کا اور قائد ایوان کا ممنون ہوں کہ اس اہم موضوع پر مجھے point of order

اٹھانے کا موقعہ آپ نے دیا ہے ۔ کشمیر کا مسئلہ تقسیم کے نامکمل ایجنڈے کا حصہ ہے ۔ پاکستان کے لیے یہ زندگی اور موت کا معاملہ ہے---

Madam Presiding Officer: Please listen to the speaker. It is very important point.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: ہماری آزادی ' ہمارا مستقبل ' ہمارے وہ عزائم جن کی بنیاد پر تحریک پاکستان برپا کی گئی اور ایک عوامی جمہوری جدوجہد اور عظیم قربانیوں کے بعد یہ ملک حاصل کیا گیا ہم اپنے اندرونی معاملات میں الجھے ہوئے ہیں یا بیرونی قوتوں کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں ، لیکن ہم یہ بھول گئے ہیں کہ ڈیڑھ کروڑ عوام جنھوں نے اپنی تاریخی جدوجہد سے 61 سالوں میں پانچ لاکھ سے زیادہ جانوں کی قربانی دی ہے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ پورا کشمیر بیدار ہے' احتجاج کر رہا ہے۔ یہ دوسرا مہینہ ہے کہ حالات زیادہ خراب ہیں۔ کل اور آج مسلسل strike رہی ہے۔ دو دو لاکھ افراد احتجاج کے لیے نکلے ہیں یعنی یہ ایک تاریخی موقع ہے کہ کشمیر کے عوام ہندوستان کے تسلط سے بے چین ہیں' مضطرب ہیں۔ ہندوستان کی فوجیں انہیں محکوم نہیں کر سکیں ، لیکن ہم ان کے دل جیتنے میں ناکام رہے ہیں بلکہ مشرف صاحب کی پالیسیوں میں جو U-turn لیا گیا ' جس طرح تحریک مزاحمت کے ساتھ بے وفائی کی گئی' اس نے انہیں مایوس کیا ہے۔

جناب والا! میں پوری دردمندی اور دل سوزی کے ساتھ کسی ایک پارٹی کی طرف سے نہیں بلکہ پوری قوم کی طرف سے کہتا ہوں کہ یہ وقت ان کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کا ہے۔ یہ وقت اپنے موقف کو پوری قوت کے ساتھ پیش کرنے کا ہے۔ یہ وقت ان کی مدد کرنے کا ہے۔ یہ وقت ان کی آواز میں آواز ملانے کا اور عالمی سطح پر اس مسئلہ کو اٹھانے کا ہے۔ آپ اس وقت کہاں سو رہے ہیں؟ اس لیے میں حکومت کی توجہ' اس ایوان کی توجہ اور پوری قوم کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور خواہش ظاہر کرتا ہوں کہ یہ حکومت initiative لے' یہ ایوان initiative لے اور ان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرے۔ آپ یقین مانیئے کہ وہ اس وقت آپ کی آواز سننے کے لیے بے چین اور بے تاب ہیں اور آپ اپنے اندرونی معاملات میں پڑے ہوئے

ہیں۔ خدا کے لیے سیاسی مفادات سے بالا تر ہو کر اس بنیادی قومی ضرورت کے لئے آگے بڑھیئے اور کوئی قدم اٹھائیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ۔ Leader of the House, please.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرپرسن! پروفیسر صاحب نے ایک بہت ہی اہم مسئلہ پر نکتہ اعتراض اٹھایا ہے اور اس پر coalition حکومت کی ایک بڑی واضح پالیسی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو وہ میں آپ کے سامنے دو یا تین منٹ میں پیش کرتا ہوں۔

The Indian held Kashmir is in the grip of a series of protests against the violence and atrocities being afflicted on the people of Kashmir. Although, it was sparked by the controversy over the Amarnath Shrine's land issue and consequent economic blockade of the valley by the extremists. The mass protests have come to reflect the wide spread resentment against the Indian role. The Indian Security Forces have responded with excessive use of force which has resulted in the martyrdom of several Kashmiris including Sheikh Abdul Aziz, a senior APHC leader. The elected Government of Pakistan has condemned the excessive and unwarranted use of force against the people of Indian occupied Kashmir, resulting in loss of lives and property of the Kashmiri people. We have called for immediate steps to end violence against innocent Kashmiris. The Foreign Office Spokesman, the Foreign Minister, the Prime Minister, and the then President of Pakistan made statements expressing the concern of the Government and the people of Pakistan over the use of excessive force and *Shahadat* of Kashmiris including Sheikh Abdul Aziz.

The Government of Pakistan has also impressed upon the need to create an enabling environment free of violence in Kashmir to sustain the peace process and address the long standing dispute of Jammu and Kashmir.

The Senate of Pakistan and the National Assembly have also expressed their anguish and concern on the situation in Indian occupied Kashmir. The Senate of Pakistan adopted a resolution on 6th August. Later the Standing Committee on Foreign Affairs and Kashmir Affairs as well as Functional Committee on Human Rights had a joint meeting on 15th August and unanimously adopted a resolution expressing our indignation over blatant violations of the Human Rights of the people of Indian occupied Kahmir by the Indian Security forces. The National Assembly of Pakistan, too, has a resolution on this very serious issue. The Secretary General of the OIC has issued the statement which reflected deep sorrow and grief at the martyrdom of Sheikh Abdul Aziz and condemned the on going excessive use of force and attacks on the lives and properties of the Kashmiri people.

The international community including Human Rights Organizations and Human Rights Councils need to take serious note of the situation and call upon the Government of India to take immediate steps to end violence against innocent Kashmiri and release the arrested APHC leaders. In the context of the deteriorating situation, we express our concern over the recent escalations, events and, excessive use of force, offer our condolences to the families of the victims of the recent violence

and regret the loss of lives and property. Express the hope that situation will not deteriorate further call for end to violance and the use of force by Indian Security Forces. We call on the international community to take appropriate steps to put an end to human rights violations of the Kashmiri people. We stress that the issue of the Jammu and Kashmir be addressed in accordance with the aspirations of the Kashmiri people. Thank you Madam Chairman.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ۔ مولانا راحت حسین صاحب۔ ان کے بعد مولانا عباس کمیلی صاحب ہیں then Saadia Abbasi Sahiba.

سینیٹر مولانا راحت حسین، جناب چیئرپرسن! مشیر داخلہ صاحب' ابھی باہر چلے گئے ہیں۔ میرا point ان سے related تھا اور وہ ابھی موجود نہیں ہیں۔

Madam Presiding Officer: Would you not like to raise it now?

سینیٹر مولانا راحت حسین، رحمٰن ملک تو ہاؤس سے چلے گئے ہیں۔

Madam Presiding Officer: You would like to wait for him.

سینیٹر مولانا راحت حسین، نہیں۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، آپ ابھی point of order پر بولنا چاہیں گے یا بعد میں؟

سینیٹر مولانا راحت حسین، میں سوات کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس پر Leader of the House کی توجہ چاہتا ہوں۔ اس وقت جو سوات میں صورت حال ہے' اس کے اثرات ہمارے اضلاع شانگلہ ور بنیر پر بھی پڑ رہے ہیں کیونکہ یہ تینوں اضلاع ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ پہلے تو مسئلہ سوات میں تھا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ جب ہم شانگلہ سے نکلتے ہیں اور سوات کی طرف آتے ہیں تو اس دوران سینکڑوں check posts ہیں۔ ان check posts پر

security forces کے جو بندے کھڑے ہیں' وہ بھی نقاب پوش ہیں۔ وہ گاڑیوں کو stop کرتے ہیں' راستے میں تلاشی لیتے ہیں۔ ہم اپنا کارڈ دکھاتے ہیں اور اپنا تعارف بھی کرواتے ہیں' اس کے باوجود ساری گاڑی کی search کرتے ہیں۔ اگر کسی کے ساتھ خواتین ہوں تو وہ انہیں بھی نیچے اتار دیتے ہیں۔ میرے ساتھ ایسے واقعات بار بار ہوئے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس وقت law and order کی صورت حال بہت خراب ہے' لیکن میں اس بات پر بھی احتجاج کرتا ہوں کہ مقبوضہ کشمیر میں 60 سالوں کے دوران ہندوستان کی forces نے کبھی bombardment نہیں کی اور یہاں بمباری کی جا رہی ہے۔

Madam Presiding Officer: Order in the House, please.

سینیٹر مولانا راحت حسین: جناب والا! ہاؤس کی توجہ چاہتا ہوں۔ آپ دیکھیں کہ ہندوستان کی افواج نے' اس کے طیاروں نے ان 60 سالوں میں کبھی بھی بمباری نہیں کی۔ وہاں بھی تحریک آزادی چل رہی ہے اور وہاں جہاد کشمیر ہے لیکن یہ بات میری سمجھ سے بالا تر ہے کہ باجوڑ پر بمباری کی گئی ہے' سوات پر shelling ہو رہی ہے' بمباری ہو رہی ہے اور civilian لوگ اس میں سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ جن لوگوں کے ٹھکانے معلوم ہیں' انہیں چھوڑ کر عام لوگوں پر بمباری کی جا رہی ہے' مارٹر گولے پھینکے جا رہے ہیں' وہ متاثر ہو رہے ہیں۔ کیا یہ ہندوستان ہے' اسرائیل ہے یا عراق ہے؟ یہ کون سی بلا ہے؟ میں آپ کے توسط سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ملک اسی روش پر چلتا رہا اور یہی صورت حال رہی تو یقین جانئیے لوگ خود اپنے اور اپنے گھروں کے تحفظ کے لیے بندوقیں اٹھائیں گے۔ اب ایک طرف حکومت ہے اور دوسری طرف عسکریت پسند ہیں اور درمیان میں عام مسلمانوں کا' پاکستانیوں کا بیڑہ غرق ہو رہا ہے۔ لہذا آپ سے درخواست ہے کہ اس معاملے کو روکیں۔ جہاں تک رحمٰن ملک صاحب کی اس بات کا تعلق ہے کہ یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے یا ان کے دائرہ اختیار میں ہے۔ تو اس صورت حال میں فوج یا security forces کو بھیجنا مرکزی حکومت کا کام ہے۔ بمباری کے لیے ان کے پاس اختیار ہے تو کیا اس بمباری کو روکنے کے لیے ان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے؟ لہذا مسئلے کو serious لیا جائے۔ یہ ملک کے استحکام کا مسئلہ ہے اور آج کل سب سے اہم مسئلہ ملک کی سالمیت

کا ہے ۔ اگر یہی صورت حال رہی تو میرا خیال نہیں کہ یہ ملک بھی رہے گا۔ اللہ کرے یہ ملک قائم و دائم رہے، لیکن آپ جس راستے پر چل رہے ہیں، یہ راستہ خیر کا راستہ نہیں ہے۔ لہذا اس کا serious notice لیا جائے۔

Madam Presiding Officer: Leader of the House, please.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرپرسن صاحبہ! سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ انشاء اللہ یہ ملک رہے گا اور اس میں بغیر پارٹی تفریق کے، تمام پاکستان کے محنت کش، غریب اورمظلوم عوام اپنے خون اور پسینے سے اس ملک کا دفاع کر رہے ہیں، کرتے رہے ہیں اور آئیندہ بھی کریں گے۔جہاں تک مولانا صاحب نے جو points اٹھائے ہیں، وہ اپنی جگہ بہت حساس اور sensitive ہیں ۔ ابھی جو بات ہو رہی تھی، Leader of the Opposition سے بھی، غالباً اگلے تین یا چار دنوں میں in camera briefing, Interior Adviser دیں گے، اس میں یہ تمام issues ضرور cover کر لیے جائیں گے ۔ Thank you

Madam Presiding Officer: Dr. Khalid Ranjha Sahib and then Abbas Kumaily Sahib.

Restoration of Judges

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ Madam Chairperson ہم اس side سے دعائیں مانگتے رہے کہ coalition government پورے پانچ سال چلے۔ ہم نے ہر قسم کا تعاون کیا، اس خواہش سے کہ یہ حکومت چلتی جائے، ہم نے وزیر اعظم کو بھی ووٹ ڈالے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ "ٹٹ گئی تڑک کر کے"، جیسا کہ آج کل ٹی وی کہہ رہا ہے۔ وجہ کیا بنی؟ ججوں کی بحالی نہ لائیے گا؟ ہم آج تک عدلیہ کا تحفظ کرتے آئے ہیں کہ ہم پارلیمان میں عدلیہ کے متعلق بات نہیں کریں گے، ان کے کردار کی بات نہیں کریں گے۔ اگر resolution آئے گا تو ہر جج کے کردار پر پارلیمان میں باتیں ہوں گی اور اتنی باتیں ہوں گی کہ جو جج اب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا بھی تقدس پامال ہو گا ۔ میں بڑے ادب سے کہتا ہوں اور میں کوئی تنقید نہیں کر رہا، ایک positive suggestion ہے کہ یہ بات نہ کیجیے ۔ اس لیے کہ جب ہم بات شروع

کرتے ہیں تو مجھے شاید دکھ اپنے کسی کیس کا ہو گا' کسی ایک دوست کو اس کی اپیل کا دکھ ہو گا' کسی دوسرے کو شاید کورٹ میں ڈانٹ پڑی ہو گی' ہر بندہ اپنے اپنے دکھ کو سامنے رکھ کر وہ وہ باتیں کرے گا' آپ سوچ نہیں سکتے۔ جیسے ہمارے جج صدیقی صاحب' سپریم کورٹ کے کتنے مہان جج تھے' بطور امیدوار صدارت' کل سے ان کے بارے میں کیا کیا باتیں نہیں ہو رہیں۔جب آپ کسی پلیٹ فارم پر آ جاتے ہیں تو پھر ایسی باتیں ہوتی ہیں' جو عدلیہ کو خراب کریں گی۔ اب میں یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ اخبار میں پڑھ رہے ہیں کہ اتنے جج بحال ہو رہے ہیں۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ سپریم کورٹ نے اپنے چار فیصلوں میں کہہ دیا ہے کہ These judges ceased to hold office. It is past and closed chapter سپریم کورٹ نے یہ فیصلے دیئے ہوئے ہیں۔ اب اس تناظر میں' کبھی ہم کہتے ہیں کہ ان کو بحال کر رہے ہیں' بحالی نہیں ہو سکتی' re-appointment ہو سکتی ہے ۔ کم سے کم ہمیں یہ بتائیں تو سہی کہ ان کو بحال کر رہے ہیں؟ اگر re-appoint کر رہے ہیں تو کس قانون کے تابع ان کو سینیارٹی دے رہے ہیں۔ ہم جاننا چاہتے ہیں let us know کہ گورنمنٹ کے پاس کیا فارمولا ہے ؟ میں coalition کی بات نہیں کر رہا' میں Leader of the House کی بات کر رہا ہوں' جن کا ہمیشہ موقف یہ تھا کہ یہ جج بحال ہونے چاہییں اور کل بحال کر دیں گے۔ ہمیں کم از کم اس کا فارمولا کہ آپ کس انداز سے' روز اخبار میں یہ خبر آتی ہے' آج آٹھ oath لے رہے ہیں' آج پنجاب سے تین آ رہے ہیں' آج سرحد سے اتنے آ رہے ہیں تو میں مختصراً یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہاؤس اور عوام کو بتائیے گا۔ یہ ایسا issue ہے جس نے گورنمنٹ کو ہلا کر رکھ دیا ہے ۔بتائیے گا کہ

what is the strategy on the floor regarding their re-instatement, or re-employment, or their back benefits or seniority. Thank you Sir.

Madam Presiding Officer: Leader of the House, please.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب میڈم چیئرپرسن ! میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع فراہم کیا کیونکہ ججز کا issue نہایت اہم issue ہے ۔ جیسے آپ کو علم ہے کہ اس پر قانونی طور پر دو آراء ہیں۔ ایک رائے اپنی جگہ یہ ہے کہ ججز کو resolution or

executive order کے ذریعے بحال کیا جاسکتا ہے اور ایک رائے اس کے برعکس ہے ۔ وہ رائے بھی جو حضرات رکھتے ہیں، میں ان کا بھی احترام کرتا ہوں کیونکہ جمہوریت ، خاص طور پر قانون میں دو آراء ہوسکتی ہیں ۔ حکومت کس ڈگر پر اور کس طریقہ کار سے ججز کو بحال کرے گی، یہ غالباً Law Minister Sahib زیادہ بہتر statement on the floor of the House دے سکیں گے، لیکن میں یہ بات بڑے واضح الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ coalition government کی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی اور coalition کی دیگر جماعتیں، اے این پی اور جے یو آئی،اس بات پر بالکل متفق ہیں کہ دو نومبر کی عدلیہ بغیر کسی plus or minus کے اس ملک میں بہت جلد بحال کر دی جائے گی اور اس کے ساتھ ساتھ یہاں پر میں یہ کہنا بھی لازم سمجھتا ہوں کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دو نومبر کا جو اقدام جنرل مشرف نے لیا تھا as Chief of the Army Staff وہ اقدام غیر قانونی اور غیر آئینی تھا ۔جب یہ اقدام غیر قانونی اور غیر آئینی تھا تو اس کی منطق کے مطابق جو طریقہ کار بنتا ہے، restoration of Judges وہ simple ہے کیونکہ میرے نقطہ نظر کے مطابق وہ order illegal تھا ۔ لہٰذا ان کی restoration ایک پارلیمانی resolution کے ذریعے followed by an executive order ان کی بحالی کا واحد راستہ ہے ۔ فاضل ممبر کا میرے دل میں نہایت احترام اور عزت ہے، جو سابق وزیر قانون بھی رہے ہیں، لاہور ہائی کورٹ بار کے کئی بار صدر بھی رہے ہیں اور جن کا بڑا اعلیٰ record of human rights کے حوالے سے تھا ۔ انہوں نے ججز کی respect کی بات کی اور کہا کہ اگر ایک parliamentary resolution or resolutions ججز کی بحالی کے لیے پارلیمان میں لایا گیا تو اس صورتحال میں ججز کی respect نہیں رہے گی ۔ میں نہایت ادب اور احترام کے ساتھ ان سے اتفاق نہیں کروں گا کیونکہ میں نہیں سمجھتا کہ پارلیمان کا کوئی بھی ممبر witch hunting کی excercise پر نکلے گا اور کسی بھی فاضل جج ، چاہے وہ حالیہ judiciary کے ہوں یا پہلی judiciary کے ہوں، کے کردار پر کوئی کیچڑ اچھالا جائے گا۔ مسئلہ یہاں پر اصول کا ہے، مسئلہ یہاں پر قانون کا ہے، مسئلہ یہاں پر آئین کا ہے اور جہاں تک ججز کی عزت کا تعلق ہے تو ہم نے وہ وقت بھی دیکھا، جب آرٹیکل ۲۰۹ کے علاوہ وردی میں ملبوس چیف آف آرمی سٹاف جنرل مشرف نے چیف جسٹس کو بلا کر چھٹی کرنے کے لیے کہا، لیکن ہم پھر بھی خاموش رہے۔ ہم نے وہ وقت بھی دیکھا جب

Chief Justice of Pakistan کو حراست میں لیا گیا اور man handle کیا گیا، ہم تب بھی خاموش رہے۔ ہم نے وہ وقت بھی دیکھا جب ساٹھ سے زائد ججوں کو بیک جنبش قلم فارغ کر دیا گیا، لیکن ہم پھر بھی خاموش رہے۔ وہ پرانی بات ہے آئیے! اس کو بھلائیں، ہم سب مل کر، چاہے اِس طرف ہوں یا اُس طرف ہوں، ہم سب مل کر اداروں کو مستحکم کرنے کی بات کریں، اداروں کو توانائی دینے کی بات کریں اور جو trichotomy of power آئین میں دی گئی ہے، اس پر عملدر آمد کریں۔ شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Madam Presiding Officer: Thank you. Senator Abbas Kumaily Sahib.

سینیٹر محمد عباس کمیلی : بسم اللہ الرحمن الرحیم - Madam Chairperson کل میں نے اس ایوان میں پارہ چنار کے متعلق گفتگو کی تھی چونکہ دو روز قبل قائدِ تحریک الطاف حسین صاحب نے علماء سے اپیل کی تھی کہ اس جنگ کو رکوانے میں علماء اپنا کردار ادا کریں۔ میں نے بھی کل یہاں سے اپیل کی کہ یہ جنگ فوراً روک دی جائے کیونکہ بے مقصد لڑائی ہے، اس سے کسی کو کچھ حاصل نہیں ہو گا اور نہ ہی ہو رہا ہے۔ نہ کسی کی فتح ہو گی، نہ کسی کی شکست ہو گی۔ کوئی کسی فرقے کو نہیں مٹا سکتا۔ مجھے خوشی ہے کہ میری اپیل پر کم از کم ایک فریق نے لبیک کہا ہے اور انہوں نے یکطرفہ طور پر جنگ بندی کا اعلان کر دیا ہے۔ ایک فریق نے جنگ بندی کا اعلان کر دیا ہے، اب ball حکومت کے کورٹ میں جا چکی ہے اور دوسری طرف ہمارے علماء موجود ہیں، جیسا کہ میں نے کل اپیل کی تھی کہ یہ بھی اپنا کردار ادا کریں تاکہ یہ جنگ رک جائے، ختم ہو جائے، یہ آگ بجھ جائے اور قرآن مجید کا بھی حکم ہے، سورۃ حجرات میں نویں آیت ہے کہ اگر مؤمنین کے دو گروہ آپس میں لڑ رہے ہوں تو ان کے درمیان صلح کرا دو اور اگر صلح نہ ہو سکے اور یہ ثابت ہو جائے کہ ایک گروہ زیادتی کر رہا ہے، بغاوت کر رہا ہے تو اس کے خلاف قتال کرو، اس کے خلاف جہاد کرو۔ یہاں تک کہ وہ امر الٰہی کی طرف پلٹ آئے اور جب پلٹ آئے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ اب یہ وقت آ چکا ہے کہ علمائے

کرام یہ کردار ادا کریں۔ خواہ وہ شیعہ ہوں یا سنی ہوں، کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں۔ اب حکومت کا بھی فرض ہے کہ اپنی writ نافذ کرے اور ان علمائے کرام کا بھی فرض ہے خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، وہ اس آگ کو بجھائیں۔ لہذا میں دوبارہ اپیل کروں گا کہ حکومت، رحمن ملک صاحب اور علمائے کرام بھی اب اپنا کردار ادا کریں۔ اس حکم پر عمل کریں جو قرآن مجید دے رہا ہے اور اس قرآنی حکم پر عمل ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

Madam Presiding Officer: Senator Saadia Abbasi Sahiba. After Senator Saadia Abbasi, we have Senator Talha Mahmood Sahib, already the names which were written there and Tahira Latif Sahiba's name is there

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، آپ تو پہلے بول چکی ہیں اور ریحانہ یحییٰ بلوچ صاحبہ، آپ کا نام ہے۔ سینیٹر سعدیہ عباسی صاحبہ۔

Senator Saadia Abbasi: Thank you Madam Chairperson. Madam Chairperson, I want to draw the attention of this House to a news item that appeared in the "DAWN" on August 20th, 2008. It relates to a letter written by a US legislature to the Finance Ministry relating to the release....

Madam Presiding Officer: Please go ahead.

Senator Saadia Abbasi: Madam Chairperson, I will start again. This news item relates to a letter written by US legislature to the Ministry of Finance, asking the Ministry of Finance to release the funds of the National Commission for Human Development. This happened because Dr. Nasim Ashraf went to the US legislature and said that the Pakistani

government is not releasing the funds of the National Commission for Human Development and that she should intervene on his behalf. Sir, this is a blatant interference in the internal affairs of Pakistan. This is blatant interference in the sovereignty of Pakistan. The US legislature has no business writing any such letters. It is just like Pakistani legislatures writing letters to the treasury department of the United States government and on top of that a person who is holding a position, in fact two positions in Pakistan, he is going to the legislature of another country and asking that legislature to interfere in the internal affairs of Pakistan. And this person is none other than Dr. Nasim Ashraf. For the last five years, we have been raising objections about the role of Dr. Nasim Ashraf. He is a controversial man, his appointment is controversial. His working in the Pakistan Cricket Board is controversial and up to this day, time and again, we have been raising issues about the working of the National Commission for Human Development and today we have to receive letters from US legislators directing us and directing our government about how it should behave. So, I think the Ministry of Finance should give us a clarification whether they have received such a letter and they should tell us that what response they have made but I will also request the Minister of Finance to take up the issue with the Prime Minister of Dr. Nasim Ashraf and his controversial role seeking interference of other countries in the internal matters of Pakistan. Thank you.

Madam Presiding Officer: Thank you. Senator Tahira Latif

Sahiba.

سینیٹر طاہرہ لطیف: پاکستان میں آجکل غربت، مہنگائی، بے روزگاری، law and order situation، بجلی، گیس، پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ، لوڈ شیڈنگ، آٹے کی قلت یہ سب ایسے مسائل ہیں جن کی وجہ سے غریب کی گزر بسر بہت مشکل سے ہو رہی ہے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ حکومت کو کچھ نہ کچھ تو کرنا چاہیے۔ پچھلے پانچ مہینوں سے مہنگائی اتنی بڑھ گئی ہے کہ چیزوں کی قیمتیں روز چار گنا بڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ چاول کو دیکھیں، آٹے کو دیکھیں، چینی کو دیکھیں، چائے کی پتی غرضیکہ ہر چیز کی قیمت پہلے سے چار گنا بلکہ دس گنا بڑھ گئی ہیں۔ اتنی زیادہ مہنگائی ہے، لیکن اس پر کسی کا دھیان ہی نہیں ہے۔ Madam Chairperson Sahiba, بلوچستان کے حالات بڑے تشویشناک ہیں، اس سے ملکی سالمیت کو خطرہ ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ آپس کی کشمکش چھوڑ کر ملک کی بقا کی فکر کریں۔ فیصل آباد میں ہزاروں کارخانے بجلی کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے بند ہو گئے ہیں۔ لوگ امن و امان کی صورتحال سے پریشان ہیں۔ یوٹیلٹی سٹور پر بھی آٹا، چینی، گھی، دالیں، چائے سستی کی جائیں اور ان کی فراوانی کی جائے تاکہ غریب آدمی روٹی تو کھا سکے اور لوگ بھوک کی وجہ سے خودکشیاں نہ کریں۔ ذخیرہ اندوزی اور سمگلنگ کو سختی سے روکا جائے۔ عوام مہنگائی کی وجہ سے بے چینی اور پریشانی میں مبتلا ہیں، لیکن اس طرف کسی کا دھیان ہی نہیں ہے۔ چیئرپرسن صاحبہ! مہربانی فرما کر رحمٰن ملک صاحب کو کہا جائے کہ وہ دکانداروں کو check کریں کہ وہ اتنا زیادہ منافع لے رہے ہیں اور کسی دکان پر قیمتوں کی لسٹ نہیں ہوتی ہے، منہ مانگی قیمتیں لے رہے ہیں۔ شکریہ۔

Madam Presiding Officer: Thank you. Senator Rehana Yehya Baloch Sahiba.

Senator Rehana Yahya Baloch: Madam, I wanted to speak on electricity but the Minister had given his statement, he has finished the topic. I mean that is finished. Now, first of all, I want to congratulate you on sitting on that seat. You look very nice but I had a few points on

Balochistan which I am going to just read for you. In addition to the other issues of Balochistan the issue which is presently over there that the demands of, Baloch people have always been political, for example governance of Balochistan should include the Baloch peoples, right to self rule, ownership of resources, political partnership and control over the economy. So, this has always been the core issue of all these things but that have been ignored and although the present provincial government is trying to settle the issues, seems to be a group which does not want peace in the province or in the area. Pakistan is not the only multi-ethnic country in the world with politcal disorders and international conflicts but mostly they agree to resolve the long standing military conflict through a political dialogue. The Establishment in Islamabad needs to give some attention to Balochistan's political and economical issues and show some courage. The people of Pakistan have been prosecuted repeatedly for their demand that they should have control over their natural wealth, political stability, peace and economic development but that will remain a dream, if the rulers do ignore it. Resolving Balochistan's conflicts through political means and accepting the Baloches are genuine owners of their wealth and destiny. It is an only way out for a long lasting peace. Thank you madam.

Madam Presiding Officer: Thank you. Senator Seemi Siddiqui please, Senator Bibi Yasmeen Shah would you like to be on the point of order, you are asking for and Senator Pari Gul Agha, you will be the last one. So, please be on your seat. Senator Bhinder sahib,

آپ بولنا چاہیں گے؟ O.K but your name was not here, this is just for our colleague. O.K please, it is well taken.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: یہ کوئی constitutional resolution کی debate نہیں ہے جس کے لیے نام دیئے جاتے ہیں کیونکہ یہ irregular point of orders ہیں اس irregularity میں میں بھی شامل ہونا چاہتا ہوں۔

Madam Presiding Officer: I will just call.

میں نے floor سیمیں صدیقی صاحبہ کو دیا تھا۔ O.K بھنڈر صاحب۔ You do not want that is O.K.

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: میرا point of order electricity تھا جو power tariff بڑھنے والا ہے' it is about 16% وہ installments بڑھے پہلے 16.some percent بڑھایا جا رہا ہے تو میں Minister سے سوال کرنا چاہتی تھی but I did not get a chance at that time.

Madam Presiding Officer: There were about 30 questions on that supplementaries which...

جی' انور بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: شکریہ میڈم۔ میں یہ عرض کرنے کی جسارت کرنا چاہتا ہوں کہ پرانے وقتوں میں یا اگر آپ assemblies کی تاریخ اور روایات کو دیکھیں تو جب وہاں ایجنڈے جاری ہوا کرتے تھے تو تیس' تیس items agenda پر ہوا کرتے تھے جس سے ممبران کو یہ notice ہوتا تھا کہ اس session میں یہ bills آ رہے ہیں یا یہ business ہے جو ہم نے transact کرنا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ہم سمجھتے تھے کہ یہ bill بھی list میں ہے' یہ بھی list میں ہے' اس کی تیاری کریں' اس کی amendments دیں' یہ amendments table کریں اور وہ business session میں ہو گا' کوئی business آیا' کوئی business نہ آیا' کوئی business carry forward ہو گیا' اگلے session میں چلا گیا' لیکن کم از کم business of

the House جو ہوتا تھا' اس business of the House سے آگاہ ہوتے تھے۔ جناب! ہماری حالت یہ ہے کہ business of the House کوئی نہیں ہے اور اب تلاش کرتے ہیں کہ ہم کس چیز کو discuss کریں اور کس طرح سے یہ session چلائیں اور point of orders raise ہو رہے ہیں اور point of orders کے ذریعے جو بات ذہن میں آئی' آتے ہوئے' چلتے ہوئے' ادھر سے سن کے' ادھر سے اخبار میں پڑھ کر کے ہم نے وہ raise کر دیا۔

جناب والا! Senate کا ایک تقدس اور definite Rules of Procedure ہیں اور میں حکومت سے یہ استدعا کروں گا کہ کم از کم business تو notify کریں اور اس business کا ہمیں بتائیں کہ آپ کونسا business transact کرنا چاہتے ہیں۔ پرانی حکومت کے کئی bills تھے اور ہمیں یہ معلوم ہے کہ موجودہ Government نہیں لائے گی' شاید وہ list پر بھی نہ لائیں ، لیکن کم از کم یہ واضح تو کریں کہ یہ ہمارا business ہے' یہ ہمارا agenda ہے اور یہ چیزیں اس session میں آپ کے سامنے لانا چاہتے ہیں۔ مجھے اگر کوئی کل bill دے دیں اور کہیں کہ آج ہی pass کرنا ہے۔ جناب! میں اس سے انصاف نہیں کرسکوں گا۔ میں اس پر تیاری نہیں کرسکوں گا' میں جناب Leader of the House سے جو ایک بڑے مستند اور Leader of the House بھی ہیں اور پارلیمانی روایات سے بھی واقف ہیں مودبانہ عرض کروں گا کہ آپ جو جو bills لانا چاہیں گے۔ میں ابھی نہیں سمجھتا کہ کتنے bills ہیں جو Government کے کمیٹیوں کے پاس پڑے ہوئے ہیں' میرے علم کے مطابق وہ بہت کم ہیں' اگر کمیٹیوں کی رپورٹیں آ گئی ہیں تب بھی اگر وہ کمیٹیوں کی رپورٹوں کے بغیر کرانا چاہتے ہیں تب بھی کم از کم ہمیں یہ بتایا جائے اور ہمیں آگاہ کیا جائے۔ جناب! میں کم از کم اپنے آپ کو اتنا لائق نہیں سمجھتا کہ آج bill دے دیں اور میں کل اس کے متعلق contribution کرسکوں' ان کے لیے ہمیں notice چاہیے اور notice provided ہیں اور اس لیے notice provided ہیں کہ ہم اس میں valuable contributions کر سکیں۔ جناب والا! نہایت مودبانہ استدعا ہے' تنقید کے طور پر نہیں ہے ، لیکن اس House کے طریقہ کار کو صحیح اور درست کرنے کے لیے کہ کم از کم list of business جو ہے' وہ ضرور agenda پر لے آئیں تاکہ ہمیں notice ہو کہ ہم نے یہ کام کرنا ہے۔ اس کے مطابق ہمارے sessions چلیں' یہ نہ ہو کہ ہم نے وقت پورا کرنے کے لیے

point of orders raise کر کے session کو adjourn کرنا ہے۔ Thank you very much.

Madam Presiding Officer: Leader of the House please.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جنابہ چیئرپرسن صاحبہ! میں سمجھتا ہوں کہ جتنے دن یہ House session میں رہا ہے' اس حساب سے آپ دیکھیں تو پچھلے requisition session میں پہلا bill اس House نے pass کیا جس کا تعلق PIA میں trade union actvities کے ساتھ تھا۔ جہاں تک مشاورت اور notice کا تعلق ہے تو میں صرف record پر یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے session میں bill move ہوا تھا' کالا سیاہ کالا قانون IRO 2002 کو ختم کرنے کا تھا اور وہ standing committee کو refer ہو گیا تھا۔ آپ کو قوانین اور ضوابط کے بارے میں علم ہے کہ جس standing committee کو وہ bill refer ہو جائے تو صرف اس کے members اس bill کو دیکھتے ہیں اور اس کی جانچ پڑتال کرتے ہیں اور اس کے بعد وہ bill pass ہو جاتا ہے' اگر اس کی report آ جاتی ہے اور وہ House میں آ جاتا ہے' پھر جن ممبران نے اس میں اپنی آراء یا amendments دینی ہوں' وہ House میں move کر دیتے ہیں' لیکن ہم ایک بہتر legislation چاہتے ہیں۔ لہذا' میں نے چٹھہ صاحب جو standing committee کے Chairman تھے' سے درخواست کی کہ بھنڈر صاحب کا بہت زیادہ experience ہے' آپ بھنڈر صاحب کو as a special invitee اس میں مدعو کریں' آپ ایس۔ایم ظفر صاحب کو مدعو کریں' آپ رانجھا صاحب کو مدعو کر لیں اور آپ سعدیہ عباسی صاحبہ کو مدعو کر لیں۔ آپ یہ دیکھیں اس میں Treasury Benches کا کوئی Senator نہیں تھا۔ لہذا' ہم نے اس کی committee کی meeting آج کے لیے تھی کیونکہ صبح Presidential nominations تھیں تو شام کو رکھی' لیکن بھنڈر صاحب نے کہا کہ he will not able to come ہم نے وہ meeting کل تک postpone کی تاکہ ہم ان کی آراء سے مستفید ہوسکیں اور اس bill میں ان کی contribution ہے' اس کو مکمل کر سکیں۔ مجھے ابھی چٹھہ صاحب نے بتایا ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہ کل بھی نہیں آ سکیں گے۔ بہرحال' ہماری کوشش یہی ہے کہ تمام ممبران کو جن کا experience ہے یا

نہیں بھی ہے، ان کی آراء شامل کریں اور بہتر legislation کر سکیں۔ کل Cabinet کے سامنے دو bills جا رہے ہیں and they will be passed وہ پرسوں maximum the next day' they will be coming to the House.

Madam Presiding Officer: Thank you Senator Naeem Hussain Chattha please, after that will be.

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ میڈم چیئرپرسن۔ میری گفتگو electricity tariff بڑھانے کے متعلق ہو گی۔ اس سلسلے میں حکومت وقت کو میری گزارش آپ کے وساطت سے یہ ہے کہ اس وقت ملک میں سب سے لمبا اور بڑا ترین بحران electricity ہی سے متعلق ہے۔ اس کے متعلق ہماری کوئی planning نہیں ہے۔ الزام آتا ہے کہ پچھلی حکومت نے کچھ نہیں کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے 4 ہزار یونٹ generate کیے، لیکن موجودہ حکومت اسے utilize نہیں کر رہی، یہ ایک علیحدہ issue ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنا بڑا بحران صرف بجلی کی ہی وجہ سے ہے اور یہ بحران itself بحران نہیں بلکہ یہ کئی بحرانوں کو جنم دے رہا ہے۔ مہنگائی، inflation یہ سب electricity ہی جنم دے رہی ہے۔ لوڈشیڈنگ سے بھی یہ پوری نہیں ہو رہی، generation consumption سے کم ہے، اس کو کونسی management پورا کر سکتی ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت اور بہت سے کاموں میں پھنسی ہوئی ہے اور کہتے ہیں کہ ہمیں وقت نہیں ملتا۔ باقی کاموں کے لیے تو سارا وقت مل رہا ہے، یہ کہتے ہیں کہ ہم عوام دوست حکومت ہیں، اپنی ہر چیز غریبوں کے لیے قربان کرتے ہیں، لیکن آج تک اس کا عملی طور پر کوئی ثبوت ہمارے سامنے نہیں آیا۔

میں سمجھتا ہوں کہ مہنگائی اور ساری چیزوں کی اصل جڑ مہنگی electricity اور nonsupply ہے، یہ غریبوں کو مارنے کے مترادف ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہیے اور اس کا کچھ نہ کچھ سدباب ہونا چاہیے۔ اگر hydel پر نہیں جا سکتے تو کسی سے thermal خریدیں، جب تک یہ hydel power نہیں بنائیں گے تو پاکستانی کی خوشحالی، مستقبل اور بقاء خطرے میں ہے اور خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ ہمیں اس پر seriously سوچنا چاہیے۔ میں حکومت وقت سے التجا کرتا

ہوں کہ electricity کی قیمت اور tariff کو نہ بڑھایا جائے۔ کسی سے قرض لے لیں، کسی سے اور aid لے لیں، کچھ نہ کچھ کریں، لیکن غریبوں پر مزید بوجھ نہ لادا جائے۔

اس ضمن میں میری دوسری گزارش یہ ہو گی کہ پچھلی دفعہ پاکستان کی Paddy crops نے سب سے زیادہ زرعی شعبے میں foreign exchange کمایا، اس کی اچھی شہرت ہے اور اچھا چاول پیدا ہو رہا ہے، لیکن المیہ یہ ہے کہ یہ پانچ چھ ضلعے جو کہ سنٹرل پنجاب کہلاتے ہیں وہ ہی rice پیدا کرتے ہیں، وہاں پر ٹیوب ویل کے لیے ایک گھنٹہ بجلی آتی ہے اور ایک گھنٹہ لوڈشیڈنگ ہو جاتی ہے۔ پانی ایک کلو میٹر تک جاتا ہے اور پھر پیچھے سے لوڈ شیڈنگ ہو جاتی ہے اور سارا پانی وہیں جذب ہو جاتا ہے اور پھر دوسرے گھنٹے میں، پھر اس جگہ جانے سے پہلے ختم ہو جاتا ہے۔ بجلی مہنگی بھی بہت ہے اور اس لحاظ سے انہیں tariff کو زیادہ نہیں کرنا چاہیے۔ زمیندار کلاس پہلے ہی پسی ہوئی ہے اور national level پر وہ سب سے اعلیٰ contribution کر رہی ہے کہ food بھی پیدا کر رہی ہے اور اس food کے ذریعے foreign exchange بھی کما کر دے رہی ہے۔ China والے تو بجلی مفت دیتے ہیں اور اگر آپ مفت نہیں دے سکتے تو کم از کم تھوڑا سا اسے decrease کریں اور یہ جو increase کرنے والا جو ڈراوا ہے اسے واپس لے لیں اور زرعی ٹیوب ویل کے لیے بجلی میں تھوڑی relief دیں۔ یہ national interest ہے، یہ food کا معاملہ ہے اور سب سے بڑا crises food ہی کا آنے والا ہے۔ پنجاب جیسا fertile علاقہ جو کہ سارے ایشیاء کا اناج گھر تھا، وہ اب صرف پانی اور electricity کی کمی کی وجہ سے بنجر ہوتا جا رہا ہے اور اپنے لیے بھی self-sufficient نہیں ہے، حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے یہ نہ صرف پاکستان کو بلکہ افغانستان اور دوسرے ہمسایہ ملکوں کو بھی feed کرتا تھا۔ آج کل کے دور میں بھی کہ جب بہت سا food ہے اورغریب کے لیے دو وقت کی روٹی بھی مہنگی ہوتی جا رہی ہے۔

حکومت وقت کو آپ کی وساطت سے نہایت احترام سے عرض کروں گا کہ اب criticism چھوڑ دیں، اب چھ ماہ نہیں بلکہ آٹھ ماہ ہو چکے ہیں، میرا خیال ہے شوکت عزیز صاحب نومبر میں چھوڑ گئے تھے تو اس لحاظ سے دس ماہ ہو گئے ہیں، ابھی تک یہ کہہ رہے ہیں وقت چاہیے، اس سے زیادہ انہیں کیا چاہیے، انہوں نے کیا planning کی ہے اور کیا پالیسی ہے؟

بہرحال جہاں تک بھی ہوسکے یہ بجلی کے tariff کو نہ بڑھائیں اور خاص طور پر زرعی ٹیوب ویل کے لیے tariff بڑھانے کی بجائے decrease کریں۔ اس سے یقیناً غریبوں کی 70 فیصدی آبادی جو کہ دیہاتوں میں رہتی ہے، اس کے لیے تھوڑا سا relief ہو گا اور good gesture ہوگا to consider themselves to declare themselves as a Awam Dost government. میں سمجھتا ہوں کہ باتیں کرنے کی بجائے تھوڑا سا عملی ثبوت بھی دیں۔ شکریہ۔

Madam Presiding Officer: Thank you. Senator Dr. Muhammad Said please.

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میڈم چیئرپرسن! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ It is a very small, its a very innocent and a very genuine problem. ہمارے ہاں طریقہ کار یہ ہے کہ جب ہمارے ہاں ملک کے افراد حقوق سے محروم ہو جاتے ہیں، ان کے لیے کوشش کرتے ہیں اور جب ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی تو پھر با امر مجبوری وہ پارلیمنٹ کے سامنے احتجاج کرتے ہیں۔ آج بھی ہم نے دیکھا کہ ہمارے Model Schools and Colleges کے اساتذہ کرام، جس میں مرد بھی تھے اور خواتین بھی تھیں، they were staging a protest. جناب چیئرپرسن! ان کا بہت ہی جائز مطالبہ ہے کہ جو اساتذہ کرام ایک عرصے سے contract basis پر کام کر رہے ہیں ان کو permanently absorb کیا جائے۔ I think that is a very good case. Already the government has committed that those who are working on contract basis, they would be permanently absorbed. تو ہماری گزارش ہے کہ we should not disappoint them, after all they are teachers. معماران قوم ہیں اور ہماری درخواست ہو گی کہ Ministry of Education ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کرے اور ان کو permanently absorb کریں۔ Thank you very much.

سینیٹر آغا پری گل ، میڈم چیئرپرسن! یہ ہماری گورنمنٹ side پر لوگ کدھر ہیں، سب خالی پڑا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، سب بیٹھے ہیں۔

The House stands adjourned to meet again on Wednesday, 27th August, 2008 at 5.00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday, 27th August, 2008 at 5.00 p.m.]